رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

دار الامان قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZLQADIAN

یوم پنج شنبہ

جلد ۲۸ | ۲۸ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش | ۲۷ شوال ۱۳۵۹ ھ | ۲۸ نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۷۱

آریہ سماج کو ضرورتِ طلاق

اسلام نے سخت مجبور کن حالات میں طلاق اور خلع یعنی میاں بیوی کو ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کرنے کی جو اجازت دی ہے۔ آریہ صاحبان ہمیشہ اس پر اعتراض کرتے رہے ہیں۔ اور اس بارے میں اپنے دھرم کی یہ فضیلت پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ اس کی رُو سے ایک مرد و عورت میں خاوند بیوی کا جو رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔ وُہ کسی صورت میں بھی ٹوٹ نہیں سکتا۔ حتےٰ کہ مرنے کے بعد بھی قائم رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بیوہ ہونے کی صورت میں عورت کو اور رنڈوا ہونے کی صورت میں مرد کو اجازت نہیں ہے۔ کہ دوسری شادی کر سکے۔ مگر موتہہ ہے خواہ اس بندش کی کتنی ہی تعریف کی جائے چونکہ یہ فطرت کے سراسر خلاف ہے۔ اس لئے اکثر حالات میں اس کے نہایت ناگوار نتائج رونما ہوتے ہیں۔ ان قباحتوں کے انسداد کے لئے اگرچہ ہندوؤں نے کئی طریق اختیار کر رکھے ہیں۔ مثلاً یہ کہ بیواؤں کے لئے اچھا کھانا پینا اور آرام کی زندگی بسر کرنا ممنوع قرار دے دیا گیا۔ ان کے بال کاٹ کر اور بے ڈھنگے کپڑے پہنا کر شکل بگاڑ دی جاتی ہے۔ گھروں سے نکال کر تیرتھوں میں اس لئے پہنچا دیا جاتا ہے۔ کہ ہر وقت گیان دھیان میں مصروف رہیں۔ اور اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہے حتےٰ کہ ستی کی رسم بھی اسی سلسلہ کی انتہائی کڑی ہے۔ مگر یہ سب کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔ تمام بندشوں کو فطری جذبات کا سیلاب بہا کر لے گیا۔ اور کئی قسم کی خرابیاں انتہا کو پہنچ گئیں۔ ان حالات کو دیکھتے ہُوئے بھی ویدک دھرم کے محافظ اور مصلح سوامی دیانند جی نے دوسری شادی کی اجازت تو کسی صورت میں بھی نہ دی۔ البتہ نیوگ کے نام سے ایک ایسا طریق عمل پیش کیا۔ جو ان کے خیال میں ازدواجی زندگی میں پیش آنے والی تمام مشکلات کا واحد حل تھا چنانچہ انہوں نے نہ صرف بیوہ عورت اور رنڈوے مرد کے لئے قرار دیا۔ کہ وُہ گیارہ تک غیر مردوں اور گیارہ تک غیر عورتوں سے عارضی تعلق پیدا کر کے اولاد حاصل کریں۔ بلکہ یہ بھی کہا۔ کہ:۔

”جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو۔ تب اپنی عورت کو اجازت دے۔ کہ اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنے والی عورت۔ تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر۔ کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہیں ہو سکے گی۔ تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لے۔“

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۳۷)

اسی طرح مرد سے بھی کہا گیا۔

علاوہ ازیں مرد اگر علم پڑھنے کے لئے کہیں گیا ہُوا ہو۔ تو چھ برس، اور دولت وغیرہ کے لئے گیا ہو۔ تو تین برس انتظار کر کے نیوگ کر لینے کی تلقین کی گئی ہے یا اگر مرد تکلیف دہندہ ہو۔ تو بھی سوامی جی کے نزدیک ”عورت کو چاہیئے۔ کہ اس کو چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کر اولاد پیدا کر کے بیاہے خاوند کے وارث اولاد کرے۔“

غرض بیواؤں کی شادی اور ناقابل برداشت حالات میں طلاق کی بجائے سوامی جی نے ”نیوگ“ کو رائج کرنا چاہا۔ مگر اس میں قطعاً کامیابی نہ ہوئی جیسا کہ اس مضمون سے بھی ظاہر ہے جو ”طلاق اور آریہ سماج“ کے عنوان سے اسی پرچہ میں آریہ اخبار ”پرکاش“ سے نقل کیا گیا ہے۔ اور جس میں ایک طرف تو ایک باخبر آریہ نے لکھا ہے کہ ویدک دھرم اور بانئے آریہ سماج کے منشاء کے خلاف ”زمانے کی رَو و حالات کو مدنظر رکھ کر بیواؤں کی دوسری شادی کرنے کرانے کی اجازت دے دی ہوئی ہے“ اور دوسری طرف یہ بیان کیا ہے۔ کہ ”کوئی بھی آریہ سماجی عورت یا مرد ایسا نہیں ہوگا۔ جو ان خاص حالات میں بھی چھاتی پر ہاتھ رکھ کر اس زمانہ میں نیوگ کرانے کے لئے تیار ہو۔ ..... راقم کے علم میں کوئی ایسی مثال نہیں آئی۔ جو سنہ ۱۹۰۷ء سے لے کر سنہ ۱۹۴۰ء تک اخبار ”پرکاش“ میں یا دیگر کسی اخبار میں پرکاشت ہُوئی ہو۔ جبکہ آریہ سماج کے دائرہ میں کسی نے نیوگ کی شرن لی ہو اس لئے نیوگ آپت کال کا دھرم ظاہرا طور پر ایک مردہ سدھانت ہے۔“

گویا طلاق کے مقابلہ میں بانیٔ آریہ سماج نے جو صُورت پیش کی۔ وُہ ایسی قابل برداشت اور ناقابلِ عمل ہے۔ کہ آج تک کھلم کھلا کسی آریہ نے اسے عمل میں لانے کی جُرأت نہیں کی۔ اور اب خود آریوں کی طرف سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ جس طرح ویدک دھرم کے اور بانئے آریہ سماج کے منشا کے خلاف بیواؤں کی شادی کو رواج دے دیا ہے۔ اسی طرح ناقابل برداشت حالات میں جن کی بیسیوں مثالیں آریوں میں موجود ہیں۔ طلاق کو بھی رائج کیا جائے۔ اور اس طرح اسلام کے اس مسئلہ کی حقانیت تسلیم کر لی گئی ہے جس پر بڑے زور شور سے اعتراضات کئے جاتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان "ضرورت الامام"

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے ماتحت کہ "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں پڑھنے کے لئے کہا جائے اور پھر ان کا امتحان لیا جائے" خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ۱۳-۱ اخاء کو دوسرے امتحان کا اہتمام کیا۔ جس میں ۵۰۷ امیدواران شریک ہوئے۔ جن میں سے ۴۶۴ پاس ہوئے۔ نتیجہ ½ ۹۱ فیصدی رہا۔ پرچہ کے کل نمبر ۱۰۰ تھے۔ اور پاس ہونے کے لئے کم از کم ۳۳ نمبر حاصل کرنے ضروری تھے۔

افسوس ہے کہ پہلے رمضان اور پھر بعض دیگر ہنگامی کاموں میں اشد مصروفیت کے باعث نتیجہ نکالنے میں غیر معمولی تاخیر ہوگئی ہے۔ ہم اس کے لئے معذرت خواہ ہیں۔

پرچوں کو دیکھ کر اس امر سے بہت مسرت ہوئی ہے۔ کہ عموماً امیدواروں نے بڑی اچھی تیاری کی ہوئی ہے۔ بعض کے جوابات سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا کتاب حفظ ہے۔ اوّل ہماری ایک بہن مبارکہ بیگم صاحبہ متعلمہ نصرت گرلز سکول رہی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمدی خواتین مذہبی دلچسپی اور محنت و ذہانت میں مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ دوم ہمارے علماء کی درسگاہ جامعہ احمدیہ کے ایک دوست مولوی محمد منور صاحب رہے ہیں۔

ہم اوّل اور دوم رہنے والوں اور دیگر تمام پاس ہونے والوں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کامیابی کو ان کے لئے مزید روحانی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ کامیاب ہونے والوں کو انشاء اللہ ایک ہفتہ تک سندات روانہ کر دی جائیں گی۔ اور اول و دوم رہنے والوں کو انعامات بھی بھجوا دیئے جائیں گے۔ خاکسار مشتاق احمد باجوہ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

نام	نمبر حاصل کردہ	نام	نمبر حاصل کردہ
دارالانوار		رول نمبر ۲۶	۲۷
مولوی صدرالدین صاحب مجاہد تحریک جدید	۸۱	محمد لطیف صاحب	۶۰
مرزا منور احمد صاحب مجاہد تحریک جدید	۷۶	غلام سرور صاحب	۳۴
شیخ ناصر احمد صاحب مجاہد تحریک جدید	۹۶	محمد اسحاق صاحب افغان	۵۵
حافظ قدرت اللہ صاحب مجاہد تحریک جدید	۶۶	حبیب اللہ صاحب کشمیری	۴۵
مولوی عبدالکریم صاحب شرما مجاہد تحریک جدید	۷۴	فتح محمد صاحب	۵۷
میاں عبدالحی صاحب مجاہد تحریک جدید	۷۹	حکیم الدین صاحب	۷۱
سید اعجاز احمد صاحب	۸۶	رول نمبر ۳۳	۲۵
فیض احمد صاحب جعفری	۳۳	ماسٹر محمد الدین صاحب	۶۰
دارالعلوم		رفیع الدین صاحب	۷۰
محمد صدیق صاحب ودیا ساگر	۷۶	نواب الدین صاحب	۷۷
قاضی محمد بشیر صاحب	۹۲	**دارالبرکات**	
قاضی خلیل احمد صاحب	۴۷	ملک محمد حسین صاحب	۸۸
حبیب اللہ صاحب	۷۹	فضل احمد صاحب	۶۹
مولوی عبدالکریم صاحب	۵۲	عبدالرزاق صاحب	۴۸
عبدالمالک صاحب جلد ساز	۳۴	نورالحق صاحب	۳۹
دارالشیوخ		محمد حسین صاحب آزاد	۷۳
سردار احمد صاحب	۸۱	شیخ انوار رسول صاحب	۷۲

نام	نمبر حاصل کردہ	نام	نمبر حاصل کردہ
سید محمد منعم الحسن صاحب	۶۰	چودھری عبدالرحیم صاحب کاٹھ گڑھی	۷۵
سید بشیر احمد صاحب	۳۴	ملک فتح محمد صاحب	۷۳
مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور	۴۰	**بورڈنگ مدرسہ احمدیہ**	
محمد عبداللہ صاحب	۵۰	چراغ الدین صاحب	۶۹
مستری محمد عبداللہ صاحب	۳۸	مبارک احمد شاہ صاحب	۴۰
ایم عبدالحی صاحب	۵۵	اسداللہ خان صاحب اسد	۶۵
مولوی محمد عثمان صاحب	۹۰	غلام رسول صاحب چک ۳۵	۸۱
محمد حسین صاحب تحسین	۷۶	بشارت احمد صاحب شاہپوری	۵۳
سید عبداللطیف صاحب	۴۵	نورالدین صاحب	۷۵
مولوی ذوالقرنین صاحب	۶۳	محمد حیات صاحب گجراتی	۸۰
حنیف احمد صاحب کپور تھلوی	۷۵	غلام حسین صاحب عابد	۵۸
ڈاکٹر امیر احمد صاحب	۶۹	عبدالمالک صاحب بسمل	۷۰
غلام رسول صاحب حفیظ	۶۵	بشارت احمد صاحب بشیر	۶۸
عبدالمجید صاحب جنرل سروس کمپنی	۶۰	ملک مبارک احمد صاحب منصور	۸۸
مرزا مبارک بیگ صاحب	۵۱	اللہ دتا صاحب	۶۳
شیخ نور احمد صاحب منیر	۷۲	مرزا رفیع احمد صاحب	۶۰
ملک عبدالقادر صاحب	۳۵	مولوی شوکت حسین صاحب	۸۳
ملک اعجاز احمد صاحب	۷۸	**بورڈنگ تحریک جدید**	
خان بہادر غلام محمد صاحب	۴۲	ناصر احمد صاحب شیخوپوری	۴۷
دارالفضل		عبدالرزاق صاحب	۵۸
قاضی جمال احمد صاحب	۸۹	نصیر احمد صاحب	۶۶
عبداللطیف صاحب تقی	۴۸	عبدالرحمان صاحب	۵۷
سید عبدالرفیق شاہ صاحب	۴۴	شریف احمد صاحب	۵۰
ملک بشارت احمد صاحب	۴۲	رول نمبر ۱۷۰	۱۵
چودھری بشیر احمد صاحب	۵۵	محمد خان صاحب	۷۵
ملک عبدالقدیر صاحب	۶۹		
عبدالباسط صاحب	۴۸	مشتاق احمد صاحب	۶۱
نثار احمد صاحب	۷۵	عبدالعزیز صاحب	۴۴
احسان الٰہی صاحب جنجوعہ	۵۲	حمزہ صاحب	۵۴
سید محمود احمد صاحب	۳۵	رول نمبر ۱۷۵	۲۰
نواب الدین صاحب	۵۵	رشید احمد خان صاحب	۳۳
ملک سعادت احمد صاحب	۳۳	محمد اسحاق صاحب	۶۰
ملک منصور احمد صاحب	۳۴	رول نمبر ۱۷۸	۱۲
سعید احمد صاحب فاروقی	۶۱	ناصر احمد صاحب	۳۷
قاضی رشید الدین صاحب	۶۹	سید مقصود احمد صاحب	۴۲
رول نمبر ۱۱۱	۷	رول نمبر ۱۸۱	۲۲
غلام نبی صاحب ہشتم	۳۸	عبدالقدیر صاحب	۳۴
پیر محمد عبداللہ صاحب نثار	۶۳	رول نمبر ۱۸۳	۱۰
رول نمبر ۱۱۶	۱۸	چودھری عبدالواحد صاحب	۸۱
عبدالقادر صاحب دہلوی	۷۰	چودھری فضل احمد صاحب	۸۲
محمد یوسف صاحب	۵۸		
خواجہ منیر احمد صاحب	۶۰	فضل الٰہی صاحب	۸۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام	نمبر حاصل کردہ	نام	نمبر حاصل کردہ	نام	نمبر حاصل کردہ	نام	نمبر حاصل کردہ
قدرت اللہ صاحب	۴۰	رول نمبر ۱۰۲۳	۲۸	دار الفتوح		رول نمبر ۹۲۹	۸۰
رول نمبر ۱۸۸	۲۵	نور احمد صاحب منٹگمری	۳۳	چوہدری سلطان احمد صاحب	۴۹	رول نمبر ۹۳۰	۷۷
مبارک احمد خان صاحب	۳۴	لطف الرحمٰن صاحب نہم	۴۱	رول نمبر ۸۷۹	۲۲	دار البرکات شرقی	
ظہور الدین صاحب دہم	۶۶	شیخ منصور احمد صاحب	۵۸	ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب پرفیومری	۴۷	قریشی محمد افضل صاحب	۶۳
ملک منور احمد صاحب "	۸۹	سمیع اللہ صاحب ہشتم	۵۳	عبد الرحیم صاحب	۵۴	عطاء اللہ صاحب	۷۸
شفیق الرحمٰن صاحب "	۴۵	غلام احمد صاحب ہفتم	۶۸	عبد السلام صاحب	۶۰	مدرسہ احمدیہ	
عبد الجلیل صاحب "	۵۳	عبد الکریم صاحب	۴۲	بشیر الدین صاحب	۷۷	چوہدری غلام رسول صاحب	۶۲
بشیر احمد صاحب لاہوری "	۳۹	ہوسٹل جامعہ احمدیہ		دار السعۃ		محمد احمد صاحب قمر	۳۹
مبارک احمد صاحب شیخوپوری	۵۵	مولوی غلام احمد صاحب بشیر	۹۰	منشی رمضان علی صاحب	۷۶	عبد الحمید صاحب انور	۷۱
بشیر احمد صاحب دہم	۴۹	مولوی محمد منور صاحب	۹۷	قاضی غلام نبی صاحب	۷۶	عبد اللطیف صاحب	۳۳
محمد مصطفیٰ صاحب "	۶۲	مولوی ناصر الدین صاحب	۹۶	محمد امین صاحب	۵۶	رول نمبر ۱۰۰۴	۲۳
عبد اللطیف صاحب کاٹھ گڑھی	۵۵	محمد احمد صاحب گجراتی	۵۶	دار الرحمت		عبد الحمید صاحب حیدرآبادی	۴۹
عنایت اللہ صاحب بنگوری	۶۲	مولوی عبد العزیز صاحب	۸۳	مرزا احمد شفیع صاحب	۷۱	رول نمبر ۱۰۰۶	۲۴
حبیب اللہ صاحب ہشتم	۶۷	مولوی محمد خطیب صاحب	۶۶	مولوی عطاء اللہ صاحب	۸۲	عبد اللطیف صاحب شکوہی	۸۸
رول نمبر ۸۰۲	۳۰	" محمد شریف صاحب	۹۶	مولوی رشید احمد صاحب چغتائی	۹۰	چوہدری عبد اللطیف صاحب سیالکوٹی	۵۷
مجید احمد صاحب نہم	۴۳	" عبد الودود صاحب	۸۷	غلام احمد صاحب ڈار	۶۷	" محمد بشیر صاحب باجوہ	۸۲
رول نمبر ۸۰۴	۲۴	" عبد القادر صاحب ضیغم	۹۴	بشیر احمد صاحب لاہوری	۸۵	محمد اسحاق صاحب ساقی	۶۱
حمید احمد صاحب ہشتم	۳۶	" سلطان احمد صاحب	۹۰	سید ولی اللہ صاحب	۷۹	ملک محمد شفیع صاحب	۴۲
صلاح الدین صاحب ہفتم	۳۷	" فضل الٰہی صاحب بشیر	۸۲	مبشر احمد صاحب	۶۵	صدیق احمد صاحب لائل پوری	۸۴
رول نمبر ۸۰۷	۱۵	" محمد مجید صاحب	۸۸	مقبول احمد صاحب	۷۶	عبد الحق صاحب ششم	۴۶
رول نمبر ۸۰۸	۱۰	" بشیر احمد صاحب منیر	۹۳	رول نمبر ۹۰۲	۲۵	حافظ بشیر احمد صاحب ہوشیارپوری	۷۳
محمد یونس صاحب دہم	۴۱	نور الدین صاحب	۷۵	چوہدری بشیر احمد صاحب	۸۸	مسجد مبارک	
مفیض العارف صاحب	۶۵	خلیل الدین احمد صاحب	۷۷	مختار احمد صاحب ہاشمی	۸۴	محمد ابراہیم صاحب کارکن تحریک جدید	۴۰
رول نمبر ۸۱۱	۱۰	غلام رسول صاحب جوشش	۹۵	مولوی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی	۹۴	عطاء محمد صاحب مؤذن	۴۰
عبد الحفیظ صاحب نہم	۴۰	عبد القدیر صاحب	۹۲	نذیر احمد صاحب	۶۲	رول نمبر ۱۰۳۳	۱۵
رول نمبر ۸۱۳	۱۲	محمد یوسف صاحب	۸۰	جلال الدین صاحب قمر	۶۰	خواتین قادیان	
رول نمبر ۸۱۴	۱۰	غلام رسول صاحب ۳۰	۴۸	نذیر احمد صاحب رائے ونڈی	۹۰	محترمہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ	۷۹
قاضی سعید صاحب ہشتم	۵۱	محمد یعقوب صاحب	۷۸	محمد عبد اللہ صاحب پرویز	۵۵	محترمہ صاحبزادی طاہرہ صدیقہ صاحبہ بنت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب	۸۰
غلام محمد صاحب "	۳۳	بشیر احمد صاحب مبشر	۹۴	چوہدری منظور احمد صاحب ثاقب	۷۳	محمودہ بیگم صاحبہ مسجد اقصیٰ	۷۴
رول نمبر ۸۱۸	۲۰	مولوی محمود احمد صاحب خلیل	۹۲	رول نمبر ۹۱۳	۱۰	مبارکہ بیگم صاحبہ دار البرکات شرقی	۵۳
نذیر احمد صاحب دہم	۴۰	مسجد فضل		برکات احمد صاحب بی۔ اے	۸۹	سیدہ بیگم صاحبہ دار الرحمت	۶۸
عبد السلام خان صاحب دہم	۵۴	سید حسین صاحب	۳۸	مولوی محمد احمد صاحب ثاقب	۹۲	عطیہ بیگم صاحبہ دار البرکات شرقی	۳۷
رول نمبر ۸۲۱	۳۰	مولوی جلال الدین صاحب قمر	۹۵	رول نمبر ۹۲۰	۱۲	مسعودہ بیگم صاحبہ رشید منزل	۷۰
مشتاق احمد صاحب لائل پوری	۶۰	مسجد اقصیٰ		چوہدری محمد علی صاحب	۶۱	استانی فاطمہ بیگم صاحبہ نصرت گرلز سکول	۴۳
مولوی امام الدین صاحب ٹیوٹر	۶۷	قریشی محمد عبد اللہ صاحب	۸۲	صلاح الدین صاحب بی۔ اے	۸۳	" امۃ العزیز عائشہ صاحبہ "	۸۲
محمد اسمٰعیل صاحب	۶۰	" عطاء اللہ صاحب	۷۸	عطاء الرحمٰن صاحب ڈاکٹر	۶۵	" صادقہ اختر صاحبہ "	۷۸
جلال الدین صاحب	۴۳	" عبد الغنی صاحب	۵۵	نصیر الدین صاحب عابد	۸۴	" کنیز فاطمہ صاحبہ "	۶۳
رول نمبر ۸۲۸	۲۷	مسٹر انعام اللہ صاحب	۴۳	ہادی حسین صاحب	۵۱	" رحمۃ النساء صاحبہ "	۶۳
اعجاز احمد صاحب قادیانی	۳۴	مرزا اشرف بیگ صاحب	۳۸	خواجہ عبد الکریم صاحب خالد	۷۶	" صفیہ بیگم صاحبہ "	۶۷
رول نمبر ۸۳۰	۱۸	جلال الدین صاحب مدرسہ احمدیہ	۶۳	رول نمبر ۹۲۷	۳۲		
منیر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ	۶۱			رول نمبر ۹۲۸	۹۰		

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام	نمبر حاصل کردہ
استانی امینہ بیگم صاحبہ نصرت گرلز سکول	۶۸
" ربیعہ خانم صاحبہ	۵۳
" حمیدہ صابرہ صاحبہ	۷۷
" میمونہ صوفیہ صاحبہ	۵۶
" مبارکہ بیگم صاحبہ	۹۸
" نصیرہ بیگم صاحبہ	۶۱
" سارہ بیگم صاحبہ	۷۶
" حمیدہ بیگم صاحبہ	۸۹
" قانتہ بیگم صاحبہ	۶۲
" مجیدہ بیگم صاحبہ	۶۱
" امۃ اللطیف صاحبہ	۵۰
بنت سید عبد اللطیف صاحب	
" امۃ الحفیظ صاحبہ	۴۷
" مسعودہ بیگم صاحبہ	۳۳
" عابدہ خاتون صاحبہ	۵۸
" امۃ العزیز صاحبہ	۶۴
بنت ڈاکٹر بدر دین صاحب	
" حکمت اللہ صاحب	۵۹
" خورشید بیگم صاحبہ	۵۷
" استانی سردار بیگم صاحبہ	۶۰
" نصیرہ بیگم صاحبہ	۶۳
" امۃ المجید صاحبہ	۸۴
" صفیہ صاحبہ	۴۹
" خورشید صاحبہ	۷۵
" امۃ الہادی صاحبہ	۶۱
عزیزہ اختر صاحبہ	۸۴
" امۃ اللہ بیگم صاحبہ	۳۸
فیروز پور شہر	
پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل۔ اے	۶۰
پیر صلاح الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی	۶۵
محترمہ امۃ اللہ صلاح الدین صاحبہ	۸۰
پیر ضیاء الدین صاحب	۶۳
پیر انوار الدین صاحب	۴۲
پیر حسین الدین صاحب	۵۳
بابو محمد نصیب صاحب عارف	۸۶
مسٹر حشمت علی صاحب	۷۹
بابو چراغ الدین صاحب	۵۷
بابو محمد فاضل صاحب	۶۴
قریشی فتح محمد صاحب	۶۷
محمد لطیف صاحب	۵۶
مستری جلال الدین صاحب	۸۸

نام	نمبر حاصل کردہ
میاں محمد یوسف صاحب	۷۰
بشیر احمد بیگ صاحب	۵۷
شملہ	
شیخ عبد الرحمٰن صاحب	۳۵
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب	۷۳
بشیر احمد خان صاحب	۳۵
رول ۲۴۸	۲۴
ملک عطاء اللہ صاحب	۵۸
چوہدری محمد نواز صاحب	۶۰
ایم عبد السلام صاحب اختر	۵۰
چوہدری رحمت اللہ صاحب	۵۰
شیخ خادم حسین صاحب	۵۶
رول ۲۶۰	۲۴
راولپنڈی	
چوہدری ظہیر احمد صاحب	۷۲
بابو عبد الرحمان خان صاحب	۷۶
محمد شفیع صاحب ٹیلر	۵۰
مرزا بشیر احمد صاحب	۶۶
عنایت اللہ صاحب احمدی	۶۵
کاٹھ گڑھ	
عبد الرحمان صاحب مولوی فاضل	۶۶
چوہدری عبد الرحیم صاحب امین	۶۳
عطاء اللہ خان صاحب	۶۶
عبد العزیز خان صاحب	۳۷
محمد علی خان صاحب	۶۴
علی محمد خان صاحب	۶۷
چوہدری عبد الرحیم خان صاحب	۷۱
رول ۳۰۰	۶
جمشید پور	
لفٹینٹ چوہدری عبد اللہ خان صاحب بی۔ اے	۷۰
سید ظفر احمد صاحب بی۔ اے	۴۷
عبد المجید صاحب صدیقی	۶۹
رول ۳۰۷	۲۵
سید عبد القیوم صاحب	۵۴
سید حمید الدین صاحب	۶۹
سید حسام الدین صاحب	۵۵
رول ۳۱۳	۵
بشیر احمد صاحب چغتائی	۸۲
بابو محمد بشیر صاحب چغتائی	۵۹
ملک عبد الحی صاحب	۷۱
بابو عزیز اللہ صاحب	۶۵
محمد علی صاحب جماعت نہم	۴۸

نام	نمبر حاصل کردہ
محمد سلیمان صاحب صدیقی	۵۸
محمد یعقوب صاحب	۴۴
شیخ کمال الدین صاحب	۳۹
عزیز الدین صاحب	۴۶
مجتبیٰ نصیر صاحب	۵۹
حیدر آباد دکن	
غلام احمد خان صاحب	۷۰
سیٹھ مصطفےٰ حسین صاحب	۳۷
احمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل	۸۴
احمد شریف صاحب	۶۳
کمال الدین احمد صاحب	۶۰
محمد لقمان صاحب	۷۷
مومن حسین صاحب	۴۷
سید باقر صاحب	۴۵
ڈاکٹر غلام احمد صاحب	۶۹
میر یوسف سعید صاحب	۸۹
غلام احمد صاحب	۳۵
پیر افتخار احمد صاحب	۵۳
عزیز حسین صاحب	۶۶
غلام محمود صاحب	۹۴
محمد اعظم صاحب	۸۰
محمد صادق صاحب	۸۳
محمد احمد صاحب غوری	۵۰
احمد عبد اللہ صاحب	۶۸
حمید احمد صاحب	۴۹
محمود احمد صاحب	۶۱
حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایل سی	۹۱
احمد عبد العزیز صاحب	۷۳
ملتان	
خان غلام حسن خان صاحب	۵۷
عبد اللہ خان صاحب	۹۳
میاں عبد الرؤف صاحب	۷۸
ماسٹر عاشق محمد صاحب	۴۴
چوہدری حاتم علی صاحب	۵۶
چوہدری محمد حسین صاحب	۷۰
مولوی محمود احمد صاحب	۳۸
رول ۵۰۶	۲۱
حلقہ سول لائن (لاہور)	
میاں غلام محمد صاحب ثالث	۶۵
عبد الکریم خان صاحب بی۔ اے	۵۲

نام	نمبر حاصل کردہ
چوہدری محمود احمد صاحب بی۔ اے	۸۰
مرزا رحمت اللہ صاحب بی۔ اے	۷۰
آمنہ محمود اہلیہ محمود احمد صاحب	۶۹
حلقہ مصری شاہ (لاہور)	
ڈاکٹر محمد دین صاحب محکمہ نہر	۵۲
حلقہ سلطان پورہ (لاہور)	
چوہدری غلام رسول صاحب N.W.R	۷۲
مستری اللہ رکھا صاحب	۴۰
سید عبد الستار شاہ صاحب ریلوے ورکشاپ	۴۶
مسٹر عطا محمد صاحب ریلوے ورکشاپ	۸۳
حیات محمد صاحب	۱
سید عبد الرشید صاحب	۸۰
حلقہ اسلامیہ پارک (لاہور)	
عبد القادر صاحب کاٹھ گڑھی	۸۴
منظور علی صاحب بی۔ اے	۷۹
چوہدری محمد سردار صاحب	۴۴
مسٹر محمد ذاکر صاحب ذاکر	۴۰
کوکب عوانی صاحب	۴۸
حلقہ دہلی دروازہ (لاہور)	
میاں محمد عمر صاحب ایل ایل۔ بی	۵۵
ملک احمد حسن صاحب (دور جدید)	۸۴
میاں فضل دین صاحب نسیم	۸۰
میاں عبد الرشید صاحب راشد	۶۶
مسٹر عبد الحمید صاحب	۶۹
میاں محمد سلیم صاحب عارف	۶۲
عبد الرحمان صاحب ناصر	۴۸
سید سلطان محمود صاحب	۷۸
سید محمد نواز احمد صاحب	۵۹
میاں محمد صادق صاحب	۶۲
میاں مجید احمد صاحب N.W.R	۸۲
اہلیہ صاحبہ " "	۵۳
صوفی خدا بخش صاحب	۸۱
صوفی رحیم بخش صاحب	۶۳
ڈاکٹر احمد علی صاحب	۷۹
قاضی عبد الحمید صاحب کاتب	۷۵
عبد الرحمان صاحب مغل	۸۲
میاں یوسف علی صاحب	۶۹
میاں عبد الحفیظ صاحب	۶۹
حلقہ نیلا گنبد (لاہور)	
ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب	۷۷
قاضی محمد احمد صاحب	۷۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام	نمبر حاصل کردہ
چوہدری بشیر احمد صاحب	۶۷
حلقہ چابکسواراں (لاہور)	
ملک احسان اللہ صاحب	۷۵
امۃ الرشید بیگم صاحبہ معرفت مرزا عطاء اللہ صاحب	۸۲
احمدیہ ہوسٹل (لاہور)	
بشارت احمد صاحب	۸۲
مرزا عبد اللہ جان صاحب	۷۳
باغبانپورہ گنج (لاہور)	
شیخ محمد لطیف صاحب بی۔اے	۵۴
عبد القدیر صاحب	۴۹
چوہدری محمد اسلم صاحب	۷۰
ملک محمد بشیر صاحب	۶۹
حافظ فتح محمد صاحب	۷۱
مسٹر محمد اسلم صاحب	۵۸
مستری فقیر اللہ صاحب	۴۸
نور الدین صاحب	۳۵
محمد عثمان صاحب	۸۶
رول نمبر ۴۷۸	۲۱
محمد عبد الحق صاحب مجاہد	۵۶
بشیر احمد صاحب	۳۶
جبل پور	
صوفی محمد صاحب	۴۹
بابو نواب الدین صاحب	۷۰
ماسٹر سراج الدین صاحب	۳۹
محمود احمد خان صاحب	۶۵
رحیم یار خان	
منشی غلام مصطفےٰ صاحب	۴۵
اہلیہ صاحبہ منشی غلام مصطفےٰ صاحب	۴۴
چوہدری فتح محمد صاحب	۳۸
شاہدرہ (لاہور)	
بابو محمد اکبر صاحب	۴۰
مولوی عبد الرحیم صاحب عادل	۷۷
مولوی اللہ دین صاحب	۵۵
ماسٹر اللہ دتا صاحب	۴۰
ماسٹر عبد القادر صاحب	۴۰
سائرہ بیگم صاحبہ	۴۲
زینب خاتون صاحبہ	۵۰
حکیم محمد صدیق صاحب	۷۵
سردار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب	۵۶

نام	نمبر حاصل کردہ
جہلم	
چوہدری علی اکبر صاحب	۷۰
سیٹھی محمد اسحٰق صاحب	۷۰
سکندر آباد	
سیٹھ علی محمد صاحب ایم۔اے	۶۷
" فاضل بھائی صاحب	۵۶
" یوسف احمد صاحب	۴۵
مسیح الدین صاحب	۷۰
مولوی عبد الرحیم صاحب مولوی فاضل	۶۴
بشیر احمد صاحب	۴۸
بشیر الدین صاحب	۶۸
رول نمبر ۵۷۷	۵۳
رول نمبر ۵۷۸	۵۸
مونگھیر	
سید وزارت حسین صاحب	۸۳
محمد حبیب اللہ صاحب	۳۴
شبیر احمد صاحب	۷۳
سید عبد الستار صاحب	۷۰
دنیاپور ملتان	
مستری محمد اسمٰعیل صاحب نلکہ ساز	۵۹
چوہدری غلام قادر صاحب مقدم زراعت	۷۴
کھاریاں	
فرمان علی صاحب	۶۵
رحمت خان صاحب	۴۱
ضیاء الدین صاحب	۶۵
لائل پور	
چوہدری نذیر احمد صاحب	۷۳
میاں محمد عبد اللہ صاحب	۵۸
کرور	
ایس ایم حسن صاحب آئی سی ایس	۷۹
محترمہ زینب حسن صاحبہ	۶۵
لدھیانہ	
بختیار احمد صاحب	۵۴
محمد یٰسین صاحب متاثر	۷۳
لودھراں	
عبد الرحیم خان صاحب	۴۴
چوہدری محمد منظور احمد صاحب	۹۶
عاشق محمد صاحب	۳۳
کوٹ رحمت خان	
محمد ابراہیم صاحب شاد	۶۰

نام	نمبر حاصل کردہ
نصرت آباد	
شیخ نصیر احمد صاحب	۳۵
بھاگل پور	
محمد ابراہیم صاحب	۶۸
کٹک	
سید یعقوب الرحمٰن صاحب	۶۰
دھوری (پٹیالہ)	
شیخ عباد اللہ صاحب وکیل	۵۷
محمودہ خانم صاحبہ دختر شیخ عباد اللہ صاحب	۵۶
امۃ الحفیظ خانم صاحبہ	۵۱
خورشید حسن خان صاحب	۶۴
کلکتہ	
رول نمبر ۶۳۶	۲۸
محسن محمد صاحب	۵۸
سید بدر الدین احمد صاحب بنگلی	۴۴
منشی محمد شمس الدین صاحب	۴۳
رول نمبر ۶۴۳	۲۶

نام	نمبر حاصل کردہ
رول نمبر ۶۴۳	۲۶
بدیع الزمان صاحب	۵۰
ناصر احمد صاحب	۴۳
سید ہمایوں جاہ صاحب	۶۹
ملک محمد طفیل صاحب	۴۸
محمد رفیق صاحب	۵۵
رول نمبر ۶۵۰	۲۷
عارف والہ	
عبد الرحیم خان صاحب	۵۴
امۃ اللطیف بیگم صاحبہ	۴۳
فضل کریم صاحب	۶۴
امۃ الحمید بیگم صاحبہ	۶۱
رول نمبر ۷۳۴	۲۶
چراغ الدین صاحب	۷۰
دہلی	
ملک عبد الرحمٰن صاحب بی کام	۳۷
مسعود احمد صاحب	۵۱
سید بشارت احمد صاحب	۷۰

(صوفی غلام اللہ صاحب ۷۰ ۔ ۱۷ چوہدری عمر دراز خان صاحب ۷۱)

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں!

بعض بیرونی مجالس خدام الاحمدیہ نے شروع شروع میں مستعدی سے کام شروع کیا تھا۔ اور بفضلہ ان کا کام اس سال کے شروع میں بھی اچھا رہا۔ لیکن گذشتہ تین ماہ میں ان کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ اس کی وجہ اگر یہ ہے۔ کہ انہوں نے کوئی کام نہیں کیا۔ تو نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ عارضی جوش نہ صرف غیر مفید ہی ہے۔ بلکہ اکثر حالات میں مضر ثابت ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں استقلال کو خاص طور پر اہمیت دی ہے۔ اس لئے اگر کسی مجلس نے اپنا کام چھوڑ دیا۔ تو نہایت ہی رنجدہ بات ہے۔ لیکن اگر کسی مجلس نے کام تو کیا۔ مگر اپنی مساعی کی رپورٹ نہیں بھیجی تو یہ بھی استقلال اور باقاعدگی کے خلاف ہے۔ مرکز کو مجالس کی کارگذاری کے متعلق علم ہونا ضروری ہے۔ مجالس کو علم ہونا چاہیئے۔ کہ مجموعی رپورٹ حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ہر ماہ کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ تمام مجالس اس بارے میں اب زیادہ باقاعدگی۔ پابندی اور استقلال کا ثبوت دینگی۔ ماہانہ رپورٹیں ہر ماہ کی دس تاریخ تک تیار ہوکر دفتر مرکزیہ میں پہنچ جائیں۔

مندرجہ ذیل مجالس اس بارہ میں خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء لدھیانہ۔ کانگڑہ۔ کریام۔ نصرت آباد سٹیٹ۔ اوکاڑہ۔ بھیرہ۔ شملہ۔ بنگہ۔ مدرسہ چٹھہ۔ سامانہ۔ کریم پور۔ شاہدرہ۔ نیچمبور سٹیٹ۔ محمود آباد ضلع جہلم۔ دنجواں۔ دھرم کوٹ بگہ۔ اوڑ ضلع جالندھر۔ گجرات۔ نصرت پور نگال۔ سنور۔ سمبڑیال گوکھوال؟۔ کوہاٹ۔ شیخوپورہ۔

سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ نبوت ۱۳۱۹ھش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے حضور کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے ثم الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو اب دردِ نقرس سے بہت حد تک افاقہ ہے۔ اور آپ کچھ چل پھر سکتے ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ابھی تک کان درد کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ حرم ثانی کی طبیعت اچھی ہے۔

سیکرٹری صاحبہ مطلع فرماتی ہیں۔ کہ ۲۸ نبوت ساڑھے نو بجے صبح نصرت گرلز ہائی سکول میں ناصرات الاحمدیہ کا جلسہ ہوگا۔ خواتین کثرت سے شریک جلسہ ہوں۔

غفلت دور کر دیں

اگر آپ کو معلوم ہے کہ تحریک جدید سال ششم سے وعدے سو فی صدی پورے کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۴۰ء ہے تو آپ غافل نہ رہیں۔ نہائت چستی سے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کریں۔ تا آپ کا نام وعدہ پورا کرنے والوں کی فہرست میں دعا کے لئے حضور کے پیش ہو۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تعمیر مسجد و مدرسہ احمدیہ ٹبورا کے لئے چندہ

جماعت احمدیہ ٹبورا کو مقامی مدرسہ اور مسجد کی تعمیر کے لئے مشرقی افریقہ کی جماعتوں سے مبلغ تین ہزار روپے تک چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی گئی ہے بشرطیکہ اس کا مرکزی چندوں پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اور اس چندہ کا باقاعدہ حساب کتاب رکھا جائے۔ احباب اس کار خیر میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال

اخبار احمدیہ

درخواست دعا خاکسار کے والد چودھری نواب الدین صاحب موضع دھنی دیو۔ ضلع لائل پور بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہیں صحت کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار سید محمد از محمد آباد

تعزیت کی قرارداد مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور نے اپنے ایک اجلاس میں شیخ عبدالرب صاحب کی وفات پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے شیخ صاحب مرحوم کے خاندان سے دلی اظہار ہمدردی کیا۔ خاکسار محمد یوسف قائد

دعائے مغفرت (۱) میاں مولا بخش صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے ۲۱ نومبر کو بعارضہ بخار فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار اعطاء محمد عبدالرحمن بک سیلرز بنگہ (۲) میری والدہ صاحبہ ۱۹ کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار غلام رسول از کاٹھ گڑھ (۳) میرا لڑکا عبدالسمیع بعمر چار سال فوت ہو گیا ہے احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار عبدالحی خان پنشنر کاٹھ گڑھ (۴) مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم سید عبدالغفور صاحب شہر سیالکوٹ شیر خوار بچہ چھوڑ کر ۲۲ ماہ نبوت کو فوت ہو گئیں۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ (۵) ملک بشیر احمد صاحب بھا... اپنی بھتیجی رضیہ بیگم کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام میں طلاق اور خلع کی اجازت

"شریعت اسلام نے صرف مرد کے ہاتھ میں ہی یہ اختیار نہیں رکھا۔ کہ جب کوئی خرابی دیکھے یا ناموافقت پائے تو عورت کو طلاق دے دے۔ بلکہ عورت کو بھی یہ اختیار دیا ہے کہ وہ بذریعہ حاکم وقت کے طلاق لے لے۔ اور جب عورت بذریعہ حاکم کے طلاق لیتی ہے تو اسلامی اصطلاح میں اس کا نام خلع ہے۔ جب عورت مرد کو ظالم پائے۔ یا وہ اس کو ناحق مارتا ہو۔ یا اور طرح سے ناقابل برداشت بدسلوکی کرتا ہو۔ یا کسی اور وجہ سے ناموافقت ہو۔ یا وہ مرد دراصل نامرد ہو یا تبدیل مذہب کرے۔ یا ایسا ہی کوئی اور سبب پیدا ہو جائے۔ جس کی وجہ سے عورت کو اس کے گھر میں آباد رہنا ناگوار ہو تو ان تمام حالتوں میں عورت یا اس کے کسی ولی کو چاہیئے۔ کہ حاکم وقت کے پاس یہ شکائت کرے۔ اور حاکم وقت پر یہ لازم ہوگا۔ کہ اگر عورت کی شکائت واقعی درست سمجھے۔ تو اس عورت کو اس مرد سے اپنے حکم سے علیحدہ کر دے۔ اور نکاح کو توڑ دے۔ لیکن اس حالت میں اس مرد کو بھی عدالت میں بلانا ضروری ہوگا۔ کہ کیوں نہ اس کی عورت کو اس سے علیحدہ کیا جائے۔

اب دیکھو یہ کس قدر انصاف کی بات ہے کہ جیسا کہ اسلام نے یہ پسند نہیں کیا کہ کوئی عورت بغیر ولی کے جو اس کا باپ یا بھائی یا اور کوئی عزیز ہو خود بخود اپنا نکاح کسی سے کرے۔ ایسا ہی یہ بھی پسند نہیں کیا۔ کہ عورت خود بخود مرد کی طرح اپنے شوہر سے علیحدہ ہو جائے۔ بلکہ جدا ہونے کی حالت میں نکاح سے بھی زیادہ احتیاط کی ہے۔ کہ حاکم وقت کا ذریعہ بھی فرض قرار دیا ہے۔ تا عورت اپنے نقصان عقل کی وجہ سے اپنے تئیں کوئی ضرر نہ پہنچا سکے۔ مگر وید میں یہ منصفانہ طریق کہاں ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۲۷۵، ۲۷۶)

یوم پیشوایان مذاہب

نہیں سمجھے ابھی افسوس یہ ہندوستاں والے ۔۔۔ زمیں پر کیا کیا کرتے ہیں آ کر آسماں والے
نہیں سمجھے یہ اپنے پیشواؤں کی بشارت کو ۔۔۔ بلائے فرقہ بندی نے کیا برباد بھارت کو
نہیں سمجھے کہ یہ سب نور وحدت لیکے آئے تھے ۔۔۔ جہانِ تیرگی میں نور کے سامان لائے تھے
یہی وہ نور تھا جس کو محمد مصطفےٰ لائے ۔۔۔ اسی کو لے کے دنیا میں مسیح ناصری آئے
اسی نورِ نبوت سے منور تھا یدِ موسےٰ ۔۔۔ اسی کو لے کے آئے تھے مسیح لبِ بیضا
یہی تھا ہاں یہی اسیرِ خدائے دو جہاں شاہد ۔۔۔ زمین و آسماں شاہد مکان و لامکاں شاہد
اسی کی آ کے نانک نے تھی بھارت کو بشارت دی ۔۔۔ اسی کی آ کے دنیا میں تھی گوتم نے منادی کی
ہوا تازہ وجودِ رام سے ایمان کا گلشن ۔۔۔ پھلا پھولا جہاں میں کرشن جی سے گیان کا گلشن

خدا کے پاک بندے اے عرب کے مرسل ذی شاں
نہ بھولے گا ترا لِکُلِّ قومٍ ھَادٍ کا فرماں

مبارک ہے وہ ہستی جس نے اس دن کی بنا ڈالی ۔۔۔ ہمیں آپس میں الفت کی نئی اک راہ دکھلا دی
دعا اس کے لئے دل سے نکلتی ہے یہ رہ رہ کر ۔۔۔ کہ بارش کی طرح برسیں خدا کی رحمتیں تجھ پر
جو فرزندانِ بھارت چھوڑ دیں خود خود پسندی کی ۔۔۔ تو کٹ سکتی ہیں زنجیریں بہت سی فرقہ بندی کی

یہ مل جل بیٹھنا ناہید ہم سب کو مبارک ہو
مبارک ہو مبارک ہو مبارک ہو مبارک ہو

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمائے زمانہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دعوئے ماموریت کیا ۔ تو اس وقت مسلمانوں کی مذہبی اور اخلاقی حالت اس قدر گری ہوئی تھی ۔ کہ کوئی شخص ظاہری حالات پر نظر رکھتے ہوئے یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا ۔ کہ مسلمان من حیث القوم کسی وقت پھر سر بلند ہو سکتے ہیں ۔ اور ان کی پستی بلندی سے ۔ ذلت عزت سے اور گمنامی شہرت دوام سے بدل سکتی ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی گری ہوئی حالت پر رحم فرمایا ۔ اور ان کے احیاء کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ۔ نتیجہ یہ ہوا ۔ کہ جس طرح بارش کے برسنے سے مُردہ زمین میں نشو و نما کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے ۔ اسی طرح اس روحانی بارش سے اُن کے قوائے عملیہ میں حرکت پیدا ہوئی ۔ اور آہستہ آہستہ انہوں نے ترقی اور عروج کی طرف اپنا قدم بڑھانا شروع کر دیا ۔ یہ سب برکت درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انفاس قدسیہ اور آپ کی توجہ روحانی کی تھی ۔ مگر بدقسمتی سے مسلمان جب آپ کے دیئے ہوئے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر دشمن کا کامیاب مقابلہ کرنے لگ گئے ۔ اور اُن کے جسم زرد میں بھی زندگی کا لہو دوڑنے لگا ۔ تو انہیں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان کی یہ ترقی ان کی کسی اپنی کد و کاوش کا نتیجہ ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانیت کی رہین منت نہیں ۔ یہ خیال جس قدر بودہ اور مضحکہ خیز ہے ۔ اس کا اندازہ اُن حوالہ جات سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے ۔ جو مسلمان علماء کی حالت زار کے متعلق متقدمین کی کتب میں پائے جاتے ہیں ۔ اور جن میں سے بعض اس مضمون میں بھی درج کئے جائیں گے ۔

واقعہ یہ ہے ۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث نہ ہوتے تو اور آپ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ دُنیا میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا نہ کرتا تو مسلمانوں کا رُو بترقی ہونا ناممکنات میں سے تھا ۔ کونسی خرابی تھی ۔ جو مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی تھی ۔ کونسا نقص تھا جو ان میں موجود نہیں تھا ۔ اور کونسا عیب تھا ۔ جس سے وُہ ملوث نہیں تھے ان کی ظاہری اور باطنی حالت ۔ دینی اور دنیوی حالت ۔ اخلاقی اور مذہبی حالت ۔ تمدنی اور معاشرتی حالت ہر رنگ میں قابل اعتراض تھی ۔ وُہ اگر زندہ ہوئے ۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے اور اگر انہوں نے ترقی کی ۔ تو جماعت احمدیہ کے پیش کردہ دلائل اور بیان کردہ علم کلام کے ذریعہ مگر مسلمانوں کی ناشکری کی حالت یہ ہے ۔ کہ جس دسترخوان کی ریزہ چینی سے ان کی بھوک دُور ہوئی اور جس شیریں چشمہ سے پانی پی کر وُہ سیر ہوئے ۔ اسی دسترخوان کی تحقیر اور اسی چشمہ کی تذلیل انہوں نے اپنا شیوہ بنا لیا ۔ اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہمارے علماء کچھ کم علم دین میں دسترس نہ رکھتے تھے ۔ کہ ہمیں مرزا صاحب کی احتیاج ہوتی ۔ جو کچھ کیا ہے ۔ وُہ علمائے اسلام نے ہی کیا ہے ۔ مرزا صاحب کا اس میں کوئی دخل نہیں ۔ چنانچہ "اہلحدیث" (۲۲ ۔ نومبر) لکھتا ہے :-

"مرزا صاحب کے پیدا ہونے سے پہلے بھی عیسائیوں کا مقابلہ مولوی رحمت اللہ صاحب ۔ اور ڈاکٹر وزیر خان صاحب کیرانوی مظفر نگری کیا کرتے تھے ۔ جن کے مقابلہ سے پادری فنڈر نے راہِ فرار اختیار کی تھی ۔ . . . . منشی اندرمن مراد آبادی جب اسلام پر حملہ آور ہوئے ۔ تو اُن کے جواب پر بھی علمائے زمانہ کمربستہ ہو گئے تھے . . . . . . اسی زمانہ میں شہر لاہور کے اندر حافظ ولی اللہ صاحب عیسائیوں کے مقابلہ میں بہت بڑے مناظر پیدا ہوئے . . . . اسی طرح دیگر علمائے کرام بھی اپنی اپنی جگہ خدمت اسلام میں مشغول رہا کرتے تھے ۔ یہ وُہ زمانہ تھا ۔ جبکہ ابھی مرزا صاحب پیدا ابھی نہ ہوئے تھے ۔ اگر پیدا ہو چکے تھے ۔ تو سیالکوٹ میں سیاہ نویسی کی خدمت پر بمشاہرہ پندرہ روپے ماہوار ملازم ہو گئے ۔"

گویا عیسائیوں اور آریوں کے مقابلہ میں اسلام کی جو خدمت علماء نے سرانجام دی ہے ۔ وُہ بالفاظ "اہلحدیث" حضرت مرزا صاحب سرانجام نہیں دے سکے ۔ یہ دعوےٰ کہاں تک صحیح ہے ۔ اس کا واقعات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے ۔ اگر ان علماء کی وجہ سے ہی عیسائیوں کا ناطقہ بند ہوا ۔ تو کیا وجہ ہے ۔ کہ انہی علماء کی کاسہ لیسی سے مسلمانوں میں وُہ قوت پیدا نہ ہوئی جس سے عیسائی ان کے مقابلہ سے بھاگ جاتے ۔ اگر علماء کے حوالہ جات ایسے ہی تھے ۔ جن سے عیسائیوں پر رعب طاری ہو سکتا تھا ۔ تو چاہیئے تھا کہ وُہی حوالہ جات جب عام مسلمان پیش کرتے ۔ تو عیسائی ان کا مقابلہ کرنے سے ہچکچاتے ۔ مگر حالت یہ ہے ۔ کہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے ۔ جس کے سامنے عیسائی آنے کی جُرأت نہیں کرتے ۔ ورنہ عام مسلمانوں کا مقابلہ کرنے سے وُہ نہیں ہچکچاتے ۔ اسی طرح آریوں کا مقابلہ بھی جن اصُول پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہے ۔ وُہ بالکل نرالے ہیں ۔ اور علمائے اسلام اس طرف گئے ہی نہیں ۔

پھر جن علماء کی اس قدر تعریف کی جاتی ہے ۔ دیکھنا یہ چاہیئے ۔ کہ اُن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے حالت کیا تھی ۔ اگر ان کی اپنی حالت ہی قابلِ اصلاح تھی ۔ تو اُن بے چاروں نے دوسروں کی کیا اصلاح کرنی تھی ۔ اس کے لئے ذیل کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائے جائیں :-

۱ ۔ "فوز الکبیر" صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے :- اگر نمونۂ یہود خواہی کہ بینی علماء سُوء کہ طالب دُنیا باشند ۔ یعنی اگر تم یہودیوں کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہو ۔ تو ان کفر باز مولویوں کو دیکھ لو ۔ جو دُنیا کی ہوا و ہوس میں مبتلا ہیں :-

۲ ۔ مولوی صدیق حسن خان صاحب اقتراب الساعۃ میں لکھتے ہیں :-

"اب اسلام کا صرف نام ۔ قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے ۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں ۔ لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں ۔ عُلماء اس امت کے بدتر ان کے ہیں ۔ جو نیچے آسمان کے ہیں ۔ انہی سے فتنے نکلتے ہیں ۔ اور انہی کے اندر پھر کر جاتے ہیں" (اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۲)

۳ ۔ پھر لکھتے ہیں :-

"یہ بڑے بڑے فقیہہ یہ بڑے بڑے مدرس ۔ یہ بڑے بڑے درویش جو ڈنکا دینداری ۔ اور خدا پرستی کا بجا رہے ہیں ۔ ردِ حق ۔ تائیدِ باطل ۔ تقلید مذہب ۔ تقلید مشرب میں مخدوم عوام کالانعام ہیں ۔ سچ پوچھو ۔ تو دراصل پیٹ کے بندے نفس کے مرید ۔ ابلیس کے شاگرد ہیں ۔" (صفحہ ۸)

ایسے ہی علماء کے متعلق حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فتوےٰ ہے ۔ کہ ان کی شہادت قبول کرنا بھی جائز نہیں ۔ کیونکہ وُہ اوّل درجہ کے حاسد ۔ اور بغض رکھنے والے ہوتے ہیں :-

"اہلحدیث" خود ہی بتائے ۔ کہ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے علمائے سُو کی یہ حالت تھی ۔ تو کیا یہ کہنا ۔ کہ حفاظت اسلام کا کام عُلماء نے ہی کیا ہے ۔ حق پوشی اور صریح غلط بیانی نہیں ۔ تو اور کیا ہے ؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عُلمائے زمانہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دعوائے ماموریت کیا۔ تو اس وقت مسلمانوں کی مذہبی اور اخلاقی حالت اس قدر گری ہوئی تھی۔ کہ کوئی شخص ظاہری حالات پر نظر رکھتے ہوئے یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کہ مسلمان من حیث القوم کسی وقت پھر سربلند ہو سکتے ہیں۔ اور ان کی پستی بلندی سے۔ ذلت عزت سے اور گمنامی شہرت دوام سے بدل سکتی ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی گری ہوئی حالت پر رحم فرمایا۔ اور ان کے احیا کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جس طرح بارش کے برسنے سے مُردہ زمین میں نشو و نما کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اس روحانی بارش سے اُن کے قوائے عملیہ میں حرکت پیدا ہوئی۔ اور آہستہ آہستہ انہوں نے ترقی اور عروج کی طرف اپنا قدم بڑھانا شروع کر دیا۔ یہ سب برکت درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انفاس قدسیہ اور آپ کی توجہ روحانی کی تھی۔ مگر بدقسمتی سے مسلمان جب آپ کے دیئے ہوئے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر دشمن کا کامیاب مقابلہ کرنے لگ گئے۔ اور اُن کے جسم زردہ میں بھی زندگی کا لہو دوڑنے لگا۔ تو انہیں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان کی یہ ترقی ان کی کسی اپنی کدوکاوش کا نتیجہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانیت کی رہین منت نہیں۔ یہ خیال جس قدر بودہ اور مضحکہ خیز ہے۔ اس کا اندازہ اُن حوالہ جات سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ جو مسلمان علماء کی حالت زار کے متعلق متقدمین کی کتب میں پائے جاتے ہیں۔ اور جن میں سے بعض اس مضمون میں بھی درج کئے جائیں گے۔

واقعہ یہ ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث نہ ہوتے اور آپ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا نہ کرتا تو مسلمانوں کا رُوبترقی ہونا ناممکنات میں سے تھا۔ کونسی خرابی تھی۔ جو مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی تھی۔ کونسا نقص تھا جو ان میں موجود نہیں تھا۔ اور کونسا عیب تھا۔ جس سے وُہ ملوث نہیں تھے ان کی ظاہری اور باطنی حالت۔ دینی اور دنیوی حالت۔ اخلاقی اور مذہبی حالت۔ تمدنی اور معاشرتی حالت ہر رنگ میں قابل اعتراض تھی۔ وُہ اگر زندہ ہوئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے اور اگر انہوں نے ترقی کی۔ تو جماعت احمدیہ کے پیش کردہ دلائل اور بیان کردہ علم کلام کے ذریعہ مگر مسلمانوں کی ناشکری کی حالت یہ ہے۔ کہ جس دستر خوان کی ریزہ چینی سے ان کی بھوک دُور ہوئی اور جس شیریں چشمہ سے پانی پی کر وُہ سیر ہوئے۔ اسی دستر خوان کی تحقیر اور اسی چشمہ کی تذلیل انہوں نے اپنا شیوہ بنا لیا۔ اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہمارے علماء کچھ کم علم دین میں دسترس نہ رکھتے تھے۔ کہ ہمیں مرزا صاحب کی احتیاج ہوتی۔ جو کچھ کیا ہے۔ وُہ علمائے اسلام نے ہی کیا ہے۔ مرزا صاحب کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ چنانچہ "اہلحدیث" (۲۲ - نومبر) لکھتا ہے:-

"مرزا صاحب کے پیدا ہونے سے پہلے بھی عیسائیوں کا مقابلہ مولوی رحمت اللہ صاحب۔ اور ڈاکٹر وزیر خان صاحب کیرانوی مظفر نگری کیا کرتے تھے۔ جن کے مقابلہ سے پادری فنڈر نے راہِ فرار اختیار کی تھی۔ . . . . منشی اندرمن مراد آبادی جب اسلام پر حملہ آور ہوئے۔ تو اُن کے جواب پر بھی علمائے زمانہ کمربستہ ہو گئے تھے . . . . . اسی زمانہ میں شہر لاہور کے اندر حافظ ولی اللہ صاحب عیسائیوں کے مقابلہ میں بہت بڑے مناظر پیدا ہوئے . . . . اسی طرح دیگر علمائے کرام بھی اپنی اپنی جگہ خدمت اسلام میں مشغول رہا کرتے تھے۔ یہ وُہ زمانہ تھا۔ جبکہ ابھی مرزا صاحب پیدا ابھی نہ ہوئے تھے۔ اگر پیدا ہو چکے تھے۔ تو سیالکوٹ میں سیاہ نویسی کی خدمت پر بشاہرہ پندرہ روپے ماہوار ملازم ہو نگے"

گویا عیسائیوں اور آریوں کے مقابلہ میں اسلام کی جو خدمت علماء نے سرانجام دی ہے۔ وُہ بالفاظ "اہلحدیث" حضرت مرزا صاحب سرانجام نہیں دے سکے۔ یہ دعوےٰ کہاں تک صحیح ہے۔ اس کا واقعات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اگر ان علماء کی وجہ سے ہی عیسائیوں کا ناطقہ بند ہوا۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ انہی علماء کی کاسہ لیسی سے مسلمانوں میں وُہ قوت پیدا نہ ہوئی جس سے عیسائی ان کے مقابلہ سے بھاگ جاتے۔ اگر علماء کے حوالہ جات ایسے ہی تھے۔ جن سے عیسائیوں پر رعب طاری ہو سکتا تھا۔ تو چاہیئے تھا کہ وُہی حوالہ جات جب عام مسلمان پیش کرتے۔ تو عیسائی ان کا مقابلہ کرنے سے ہچکچاتے۔ مگر حالت یہ ہے۔ کہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ جس کے سامنے عیسائی آنے کی جُرأت نہیں کرتے۔ ورنہ عام مسلمانوں کا مقابلہ کرنے سے وُہ نہیں ہچکچاتے۔ اسی طرح آریوں کا مقابلہ بھی جن اصُول پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہے۔ وُہ بالکل نرالے ہیں۔ اور علمائے اسلام اس طرف گئے ہی نہیں۔

پھر جن علماء کی اس قدر تعریف کی جاتی ہے۔ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ اُن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے حالت کیا تھی۔ اگر ان کی اپنی حالت ہی قابل اصلاح تھی۔ تو اُن بے چاروں نے دوسروں کی کیا اصلاح کرنی تھی۔ اس کے لئے ذیل کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائے جائیں:-

۱۔ "نوزالکبیر" صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے:-
اگر نمونۂ یہود خواہی کہ بینی علماء سُوء کہ طالب دُنیا باشند۔ یعنی اگر تم یہودیوں کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہو۔ تو ان کفر باز مولویوں کو دیکھ لو۔ جو دُنیا کی ہوا و ہوس میں مبتلا ہیں:-

۲۔ مولوی صدیق حسن خان صاحب اقتراب الساعۃ میں لکھتے ہیں:-
"اب اسلام کا صرف نام۔ قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں۔ لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں۔ عُلماء اس امت کے بدتر ان کے ہیں۔ جو نیچے آسمان کے ہیں۔ انہی سے فتنے نکلتے ہیں۔ اور انہی کے اندر پھر کر جاتے ہیں"
(اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۲)

۳۔ پھر لکھتے ہیں:-
"یہ بڑے بڑے فقیہہ یہ بڑے بڑے مدرس۔ یہ بڑے بڑے درویش جو ڈنکا دینداری۔ اور خدا پرستی کا بجا رہے ہیں۔ ردِ حق۔ تائید باطل۔ تقلید مذہب۔ تقلید مشرب میں مخدوم عوام کالانعام ہیں۔ سچ پوچھو! تو دراصل پیٹ کے بندے نفس کے مرید۔ ابلیس کے شاگرد ہیں" (صفحہ ۸)

ایسے ہی علماء کے متعلق حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فتوےٰ ہے۔ کہ ان کی شہادت قبول کرنا بھی جائز نہیں۔ کیونکہ وُہ اوّل درجہ کے حاسد۔ اور بغض رکھنے والے ہوتے ہیں:-

"اہلحدیث" خود ہی بتائے۔ کہ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے علمائے سُوء کی یہ حالت تھی۔ تو کیا یہ کہنا۔ کہ حفاظت اسلام کا کام عُلماء نے ہی کیا ہے۔ حق پوشی اور صریح غلط بیانی نہیں۔ تو اور کیا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوالات کے جواب

اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے؟

سوال (۳)۔ اسلام کی تعلیم کیا تھی۔ اور جو ہم تک پہونچی۔ آیا وہ اصل ہے یا اصل کی الٹی نقل۔ ہم نہیں جانتے۔ خود مذہب کا منشاء انسان کو خوش وخرم آزاد اور منظم زندگی گزارنا سکھاتا ہے یا دوزخ۔ جنت۔ سزا وجزا اور عذاب قبر سے ڈراتا دھمکاتا اور لالچ دلاتا ہے ہم نماز کو خدا کا قرض کیوں سمجھیں صحت جسمانی اور قومی تنظیم کا ذریعہ کیوں نہ سمجھیں علیٰ ھذا القیاس۔ مذہب کی اندھا دھند تقلید کرنے کی بجائے اس کے بنیادی اصول کو ان کے پس منظر میں عقل وشعور کی مدد سے کیوں نہ دیکھا جائے۔ خود میرے خیال میں یہاں دُنیا میں آنے کے بعد ہمیں "مکمل انسانیت" کے پیرو ہونا چاہیئے۔ نہ کہ کسی خدا کا بندہ اور نہ کسی رسول کی امت۔ اور یہ اس وقت ممکن ہے۔ جبکہ ملا مولوی کے کفر کے فتووں سے آزاد ہو کر ہم اپنے خیالات اور کردار کے لئے آزاد کر دیئے جائیں۔

(۱)

جواب۔ اسلام کی اصل تعلیم تو وہی ہے۔ جو قرآن کریم میں اب تک محفوظ ہے اور آئندہ بھی قیامت تک خدا کے فضل سے محفوظ رہے گی۔ باقی قرآن کریم کی اصل تعلیم کو بھلا دینے اور قرآن کریم کو مہجور کی طرح چھوڑ دینے سے جو غلط تعلیم فیج اعوج کے لوگوں نے مختلف خیالات اور تاریک حالات سے خود پیدا کر لی یا غلط اجتہادات سے پیدا ہو گئی۔ وہ تعلیم بے شک الٹی تعلیم ہے۔ جسے اسلام کی اصل تعلیم نہیں کہا جا سکتا۔ اور آج خدا کے فضل سے اسلام کی اصل تعلیم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبعوث ہونے پر پھر نمایاں ہو گئی ہے۔ کیونکہ جو غلطیاں اسلام کی تعلیم میں بطور افراط اور تفریط پیدا ہو گئی تھیں۔ ان سب کو دُور کرنے سے اصل اسلام کی شکل کو دکھایا گیا ہے۔ اور وہ بدنما داغ جنہوں نے اسلام کے خوبصورت اور حسین چہرہ کو بھیانک بنا دیا تھا۔ ان سب کو دھو دیا ہے۔ پس آج احمدیت کیا ہے وہی حقیقی اسلام جو بدنما زوائد اور غلطیوں سے پاک کر کے دکھایا گیا ہے۔

(۲)

حقیقی مذہب اسلام تو حسب قرآنی ارشاد فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ ہم و غم سے نجات دینے کے ساتھ خوش و خورم ہی رکھنا چاہتا ہے۔ اور اس کے ساتھ جائز آزادی جو ہدایات کی پابندی کے لحاظ سے ضلالت اور فسق وفجور کی قیود سے آزادی بخشنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اور تشتت وانتشار کو دور کر کے نظام وحدت کی تنظیم میں منتشر لوگوں کو منظم کرنا ہی اسلامی تعلیم کا اصل مقصد ہے۔

(۳)

دوزخ جنت تو جزا اسزا کے طور پر مقرر ہے۔ اور دوزخ وبہشت انسان کے اپنے ہی اعمال کی ظلی اور مثالی صورتیں ہیں جن کا وجود انسان کی ربانی یا فاسقانہ عملی حالت سے پیدا ہوتا ہے۔ قرآن میں فرمایا وما ادراک ما الحطمۃ نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ یعنی دوزخ جو خدا کی طرف سے سزا کے لئے پیدا کردہ آگ ہے وہ وہی ہے جو پہلے فاسق وفاجر لوگوں کے دلوں پر گناہوں کی حرص اور شدت کی سوزش کے ساتھ شعلہ زن ہوتی ہے ایسا ہی جنت کی نسبت بھی فرمایا۔ جزاء بما کانوا یعملون کہ جنت کی جزا کا اصل منبع انسانی اعمال اور ایمانی کیفیت ہے۔ اور شریف انسان کی فطرت سلیمہ خود بھی نیکی سے راحت اور بدی کے وقت ایک سوزش محسوس کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے انسان کا نفس لوامہ بجائے کسی بیرونی ملامت کے خود اپنے تئیں خود ملامت کرتا ہے۔ اور اگر طبیعت مردہ ہو اور قلب پر زنگ لگا ہو تو حواس مردہ کی بیداری کے لئے باہر کی طرف سے اسباب ملامت پیدا کئے جاتے ہیں۔ حکومت کا انتظام اس کی بہترین مثال ہے کہ قانون کے حامی اور متبع شریف اور معزز کہلاتے ہیں۔ اور قانون شکنی کرنے والے جیل میں بھیجے جاتے ہیں۔ تا سزا کی سختی سے ان کے اندر قانون کا احترام اور اس کی اطاعت کی مشق کرا کر آئندہ اسے نیک بنایا جائے۔ اور قانون شکنی کے خیالات سے اسے اس عبرت آموز سبق کے ذریعے مٹایا جائے۔

پس عذاب قبر سے ڈرانا اور دھمکانا حکومت کے قانون کی طرح ہی ہے۔ جیسے حکومت قانون شکن لوگوں کو قانون شکنی سے ڈرانے اور دھمکانے کے لئے بطور سزا جرم جیل اور اس کی قید کی دھمکی دیتی ہے۔ اسی طرح کی دھمکی الہٰی حکومت اپنے قانون کے لئے پیش کرتی ہے۔ اور جس طرح گورنمنٹ کے قانون کے معاونوں کو بڑے بڑے انعامات اور معززانہ عہدے اور منصب دیئے جاتے ہیں۔ جو ایک حقیقت ہے نہ محض لالچ اسی طرح الہٰی حکومت کا قانون اپنے متبعین کے لئے انعامی بشارات پیش کرتا ہے اور حکومت کے انعامات اور اعزازی منصب تو فانی اور وقتی ہوتے ہیں۔ لیکن الہٰی حکومت کے مقربین اور معززین کو لازوال نعمت اور دائمی عزت عطا ہوتی ہے۔ چنانچہ انبیاء اور اولیاء کی عزت اور معززانہ شان دنیا میں ایک روشن مثال ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو یتیم اور بے کسی کی حالت میں تھے۔ اسی دینی خدمات سے الہٰی حکومت کی طرف سے کس قدر مرتبۂ اعزاز کو پہنچے۔ (باقی)

خاکسار۔ ابو البرکات غلام رسول راجیکی

قابل توجہ جملہ کارکنان جماعتہائے احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کیطرف سے ۲۴ جنوری ۱۹۳۸ء سے قواعد وضوابط صدر انجمن احمدیہ قادیان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی منظوری کے بعد شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں ایک قاعدہ ۲۴۹ مندرجہ صفحہ ۲۳ قواعد وضوابط صدر انجمن احمدیہ قادیان حسب ذیل ہے "ہر مقامی جماعت میں مطابق ہدایت ناظر امور عامہ قابل شادی لڑکوں اور لڑکیوں کا رجسٹر رکھا جانا ضروری ہوگا جس میں ایسے لڑکے لڑکیوں کے ضروری حالات مثلاً عمر ولدیت۔ قوم۔ پیشہ۔ مالی حالت وغیرہ درج ہونگے۔ اور اس کی نقل نظارت امور عامہ میں ارسال کی جایا کرے گی" اس قاعدہ کی رو سے ہر مقامی جماعت اور اس کے عہدہ داروں کے لئے ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ کہ وہ قابل شادی لڑکوں اور لڑکیوں کا رجسٹر اپنی انجمنوں میں رکھیں جس میں مندرجہ بالا ضروری کوائف درج ہوں۔ نیز یہ ضروری قرار دیا جاتا ہے کہ ہر انجمن کے عہدہ دار اس فہرست کی ایک مکمل نقل نظارت امور عامہ میں ارسال کریں۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ ایک عرصہ سے اکثر مقامی جماعتوں نے اس طرف بالکل توجہ نہیں کی۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران کو خصوصیت سے متوجہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ایسی فہرستیں مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۰ء تک دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اس سلسلہ میں یہ بھی ذکر کر دینا ضروری ہے کہ بعض جماعتوں کی طرف سے نامکمل فہرستیں وصول ہوئی تھیں۔ وہ بھی مہربانی کر کے مکمل فہرست حسب کوائف

ہم "الفضل" کے تمام قدردان اصحاب سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ جلسہ سالانہ تک کم سے کم ایک نیا خریدار مہیا فرما دینگے۔ امید ہے دوستوں نے کوشش شروع فرما دی ہوگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلاق اور آریہ سماج

مندرجہ بالا عنوان سے اخبار "پرکاش" (۲۴ نومبر ۱۹۴۰ء) نے ایک معزز آریہ کو "پرکاش کے ایک آئینہ پریمی" کے پردہ میں رکھ کر ذیل کا مضمون شائع کیا ہے۔ مضمون نگار صاحب کا نام نہ لکھنے کی وجہ ظاہر ہے۔ کہ وہ سمجھتے ہیں آریہ صاحبان ان کے مدلل خیالات پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی بجائے ان پر یورش کر دیں گے۔

"راقم اخبار "پرکاش" کا ۱۹۰۷ء سے باقاعدہ خریدار ہے۔ اخبار "پرکاش" طلاق کے حق میں نہیں ہے۔ غالباً اس لئے کہ ویدک دھرم طلاق کی اجازت نہیں دیتا۔

(۲) طلاق کیا ہے؟ شادی شدہ عورت یا مرد کو از قانون حق کا ملنا۔ کہ وہ خاص حالات کے اندر علیحدگی اختیار کر سکے۔ آریہ سماج ان خاص حالات کے لئے جہاں تک راقم کو معلوم ہے۔ دوسرا علاج تجویز کرتا ہے۔ اور وہ "نیوگ" ہے۔ مگر راقم کے خیال میں کوئی بھی آریہ سماجی عورت یا مرد ایسا نہیں ہوگا۔ جو ان خاص حالات میں بھی چھاتی پر ہاتھ رکھ کر اس زمانہ میں نیوگ کرانے کے لئے تیار ہو۔ کہا جاتا ہے۔ کہ نیوگ آپت کال کا دھرم ہے۔ مگر ستیارتھ پرکاش میں جو آپت کال کی تشریح کی گئی ہے کیا ایسے حالات آج کل پیدا نہیں ہوتے۔ ضرور ہوتے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ لیکن تس پر بھی راقم کے علم میں کوئی ایسی مثال نہیں آئی۔ جو ۱۹۰۷ء سے لے کر ۱۹۴۰ء تک اخبار "پرکاش" میں یا دیگر کسی اخبار میں پرکاشت ہوئی ہو۔ جب کہ آریہ سماج کے دائرہ میں کسی نے نیوگ کی شرن لی ہو۔ اس لئے نیوگ آپت کال کا دھرم ظاہرا طور پر ایک مردہ سدھانت ہے۔

ویدک دھرم غالباً ودھوا وواہ کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن آریہ سماج نے ودھوا وواہ زمانے کی رَو و حالات کو مدنظر رکھ کر کرنے کرانے کی اجازت دے دی ہوئی ہے۔ اسی طرح آریہ سماج زمانے کی رَو و حالات کو مدنظر رکھ کر کیوں طلاق کی خاص حالات کے اندر رواج پذیر ہونے کے لئے جد و جہد نہیں کرتا؟ یہ سوال ہے جس کے جواب کی ضرورت ہے۔

(۳) مسٹر دیش مکھ کا بل خاص حالات میں ہندوؤں میں طلاق کی اجازت لینے کے لئے جب مسٹر دیش مکھ کی غیر حاضری میں مجلس اسمبلی میں گر گیا تھا۔ تو "پرکاش" نے بھی اس بل پر دبے الفاظ میں دل لگی کی تھی۔

مسٹر دیش مکھ نے اب پھر اسمبلی میں اس سال اس بل کو پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے اس کا کیا حشر ہوگا۔ یہ تو وقت بتلائے گا کیا واقعی ایسے بل کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سوال ہے جس پر وچار کرنا ہے۔

(۴) چند سال ہوئے۔ راقم کو یاد ہے کہ امرتسر میں ایک لڑکی جو شادی شدہ تھی۔ مگر اس کا خاوند یا سسرال اس کو رکھنا نہ چاہتے تھے۔ فریقین کی اجازت سے دوسری جگہ شادی کر دی گئی۔ تو "پرکاش" میں اس وقت کے ایڈیٹر یا پروپرائیٹر مہاشہ کرشن نے خوشنودی ظاہر کی تھی۔ سوال یہ ہے۔ کہ اگر فریقین کی رضا مندی سے شادی دوسری جگہ ہو سکتی ہے۔ جو کہ طلاق کا دوسرا نام ہے۔ تو ٹھیک ہی ہے مگر جب فریقین رضامند نہ ہوں۔ تو پھر کیا کیا جائے۔ ایسی ہی حالت کا مقابلہ کرنے کے لئے اس زمانہ کے مسٹر دیش مکھ جیسے ریفارمر ایک ایسے بل کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ جو انہوں نے اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ نامعلوم اس قسم کا بل آریہ سماج کو کیوں بُرا معلوم دیتا ہے؟ اور وہ اس کی ضرورت کو کیوں محسوس نہیں کرتا؟

عرصہ تقریباً دو سال کا ہؤا۔ کہ ایک کرشچن مہیلا نے ناگ پور میں اپنے خاوند سے طلاق لینے کے لئے مقدمہ کیا تھا۔ اور علیحدگی کی ڈگری لے لی تھی۔ جس کا ذکر اخباروں میں نکلا تھا بات یہ تھی۔ کہ مہیلا کا پتا جو پنجاب کا رہنے والا تھا۔ اور بڑا دولت مند تھا مرنے سے پہلے وصیت کر گیا تھا۔ کہ اس کی جائداد کا ایک حصہ اس لڑکی کو اس وقت ملے۔ جب وہ شادی کرے۔ اور اس کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے مہیلا نے شادی کی۔ لیکن بچہ پیدا نہ ہؤا۔ اتفاق سے خاوند نامرد تھا۔ جیسا کہ عدالت میں ثابت کیا گیا۔ سوال یہ ہے کہ اگر آریہ سماج میں ایسا معاملہ درپیش ہو۔ تو اس کا کیا علاج ہے؟

(۶) ہندو یا آریہ گھرانوں میں مندرجہ بالا مصیبتیں جہاں درپیش ہیں وہ گھرانے غم میں گھل رہے ہیں۔ مگر اس کا کوئی علاج نہیں۔ دوسری طرف گارگی۔ ساوتری دسیتا جیسی وِدوشی دیویوں کے نام پر اپیل کی جاتی ہے۔ اور طلاق کو کوسا جاتا ہے۔ اور اس زمانہ کی رَو کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ مگر ایسی اپیل کرنے والے کون ہیں۔ وہی جن پر اس مصیبت کا ابھی حملہ نہیں ہؤا۔ مگر جو لوگ اس مصیبت میں پس رہے ہیں۔ ان کے دل سے جا کر پوچھو۔ سوال صاف ہے۔ جب آپ رضامندی سے علیحدگی کو بُرا نہیں مانتے۔ تو جب فریق ثانی رضامندی کے لئے تیار نہ ہو۔ تو از قانون علیحدگی کو کیوں بُرا گنتے ہیں۔ کیا کوئی آریہ سماج کا پوجنیہ سنیاسی اس پر روشنی ڈالنے کی کرپا کرے گا۔

(۷) راقم کا ایک دولت مند دوست ہے۔ اس کی لڑکی پتا کے پاس رہتی ہے۔ لڑکی کی شادی ہوئے آٹھ دس سال ہو گئے ہیں۔ لڑکا لڑکی کے پتا کی ہی مدد سے تعلیم حاصل کرنے ولایت گیا تھا۔ واپسی پر نامعلوم لڑکے کی لڑکی سے یا لڑکے کے والدین کی لڑکی سے کیوں نفرت ہو گئی۔ کہ لڑکے کی دوسری شادی کر دی گئی۔ اب لڑکی کا باپ لڑکی کی دوسری شادی پر رضامند ہے لیکن ہندو قانون کے مطابق ایسا کرنے پر جیل جانے کی سنبھاونا ہے۔ وہ آریہ سماج کے چیدہ چیدہ لوگ آدمیوں کو لے کر لڑکے کے پتا کے پاس گیا تھا۔ اور لڑکی کی دوبارہ شادی کر دینے کی اجازت مانگی تھی۔ جو نا منظور کی گئی۔ اب جوان لڑکی پتا کے گھر بیٹھی ہے۔ راقم کے دوست کے سینہ پر ایک پتھر رکھا ہے۔ وہ غم میں گھل رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر ہندو قانون عورت کا سات سال تک پتہ نہ ملے۔ تو عورت کو دوسری شادی کرنے کا حق ہو جاتا ہے۔ غالباً راقم کا دوست ان سات سالوں کے انتظار میں ہے کتنا ظلم ہے۔

(۸) ایک شریف گھر کی لڑکی ایک آریہ سماجی کے گھر میں بیاہی گئی۔ لڑکے کے ماتا پتا گذر چکے تھے لڑکے کے گارڈین آریہ سماجی ہیں۔ آریہ سماج کے پردھان ہیں یا رہ چکے ہیں۔ اتفاق سے لڑکا نامرد تھا۔ وہ لڑکی کو دیکھ کر جلتا تھا۔ اور اس کو لکھتا تھا۔ کہ تمہارے پتا نے کیا دیکھ کر تمہاری شادی یہاں کر دی اس کو اپنے پاس رکھنا ناقابل برداشت تھا۔ لڑکی پتا کے گھر واپس آ گئی۔ پتا نے سوچا کہ لڑکی کو اعلیٰ تعلیم دلا کر قوم و پبلک کی سیوا کے لئے اگر ایسا ممکن ہو سکے تو تیار کیا جائے۔ اس نے تحقیقات کی۔ کہ اگر کوئی ایسا انسٹی ٹیوشن آریہ سماج میں ہو۔ تو اس کو وہاں بھیجا جائے۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ منتری صاحب کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کو بھی لکھا گیا۔ انہوں نے مشورہ دینا تو کسرِ شان سمجھا۔ ہاں صرف ایک کورا جواب دیا۔ کہ "شادی شدہ لڑکیاں وہاں داخل نہیں کی جاتیں۔" کیا آج تک کسی شادی شدہ لڑکی نے وہاں تعلیم حاصل نہیں کی؟ یہ دوسرا سوال ہے۔ اس پر بحث کی ضرورت اس وقت نہیں۔ لڑکی کا پتا بہت مایوس ہو گیا۔ آخر اس کو یہی سوجھا۔ کہ اسے ایک یورپین سکول میں جو ایک Convent سے ملحق ہے لڑکی کو داخل کرائے۔ وہ اس کی پرنسپل سے ملا۔ جس نے لڑکی کو خاص حالات کی وجہ سے سکول میں داخل کر لیا اور کہہ دیا کہ کسی سے نہ کہا جائے کہ لڑکی شادی شدہ ہے۔ لڑکی نے جونیئر کیمبرج پاس کر لیا ہے۔ اور کریڈٹ چار مضامین میں حاصل کیے ہیں جن میں ایک انگلش ہے اب وہ سینیئر کیمبرج میں پڑھ رہی ہے آریہ سماج کے ایک انسٹی ٹیوشن کے منتری اور کرشچن یورپین

بعض غیر مبایعین کی ناروا حرکات

جب سے حضرت مولوی غلام حسن خانصاحب آف پشاور نے بیعت خلافت کی ہے۔ غیر مبایعین لگاتار بذریعہ تحریر اور تقریر ان کا اثر مٹانے کے لئے کوشاں ہیں۔ مگر ان کی یہ تمام کوششیں رائیگان ثابت ہو رہی ہیں۔ کیونکہ خدا کے فضل سے اس وقت تک غیر مبایعین میں سے بیس کے قریب بیعت خلافت کر چکے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے عنقریب اور بھی بہت سے افراد بیعت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جن لوگوں نے بیعت خلافت کی ہے۔ ان سب کے حضرت مولانا ممدوح سے گہرے تعلقات اور حسن عقیدت ہے۔ اور انہی کے پندونصائح سے ان لوگوں نے بیعت خلافت کی ہے۔

مگر غیر مبایعین نے پہلے دن سے ہی حضرت مولانا غلام حسن خانصاحب کے خلاف یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ کہ کسی طمع اور لالچ کے ماتحت انہوں نے بیعت خلافت کی ہے۔ ان کے مشہور سرحدی مبلغ کو جب تحریک کی گئی۔ کہ آپ بھی بیعت کر لیں۔ کیونکہ آپ کے استاد اور پریذیڈنٹ اور خلیفۃ المسیح نے بیعت کر لی ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ جب میں بھی ان کی عمر کو پہونچونگا۔ تو بیعت کر لوں گا۔ فی الحال میں نہیں کر سکتا۔ اور مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے "پیغام صلح" میں اعتراضات شروع کر دئیے۔ جن کے جواب حضرت مولٰینا ممدوح نے خود تحریر کئے۔ اس طرح جب غیر مبایعین کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔ اور بہت سے لوگوں نے بیعت خلافت کر لی۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے خطبات میں کہنا شروع کر دیا۔ کہ نوکریاں دلا کر لوگوں سے بیعت کرائی جا رہی ہے۔ اور ان کے مبلغ جناب ڈاکٹر عصمت اللہ صاحب راولپنڈی سے یہاں پہونچے۔ اور ہمارے سامنے بعض مجالس میں یہ تذکرہ کیا۔ جس پر ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ ثبوت دیں۔ مگر ثبوت کا وعدہ کر کے آجتک اس کا ایفاء نہ کیا۔ مگر چند دنوں کے بعد ہماری جماعت کے محترم بزرگ جناب میاں حیات محمد صاحب کے خلاف ایک خفیہ چٹھی متعدد حکام کو بھجوائی۔ پھر جب جناب یعقوب خانصاحب پشاور آئے۔ اور جناب میاں حیات محمد صاحب سے ملاقات کی۔ تو انہوں نے سب واقعات ان کے سامنے رکھ دئیے بجائے اس کے کہ غیر مبایعین اپنے غلط پروپیگنڈا سے باز آتے۔ انہوں نے پھر مؤرخہ ۱۶ کے اخبار "رہبر سرحد" پشاور میں ایک مضمون واقف حال کا بزعم خویش کر شائع کیا ہے۔ جس میں سراسر کذب و بہتان سے کام لیا ہے۔ ہم واقف حال اور اس کے حامیوں کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ کوئی ایک ہی ایسا شخص پیش کریں جس کو جناب میاں حیات محمد صاحب اور ایک مرزائی ہیڈ کلرک نے کہا ہو کہ تم بیعت کر لو۔ یا ہماری مسجد میں نماز جمعہ کے لئے آیا کرو۔ تو ہم تم کو نوکری دلا دیں گے۔ اگر وہ ایک فرد بھی پیش نہ کر سکیں۔ تو پھر انہیں اس الہٰی وعید سے ڈرنا چاہئیے۔ جو جھوٹ بولنے والوں کے لئے قرآن مجید میں موجود ہے۔

غیر مبایعین نے بذریعہ واقف حال حکام سرحد کو اور ہمیں دھمکی دی ہے کہ اگر توجہ نہ کی گئی تو پھر "مفصل حالات ظاہر کرنے پر ہم مجبور ہوں گے"۔ وہ ضرور مفصل حالات ظاہر کریں اور ضرور کریں۔ تاکہ ان کا دروغ بے فروغ پبلک پر ظاہر ہو جائے۔

جناب میاں حیات محمد صاحب قریباً دس سال سے یہاں ہیں۔ آجتک ان کے خلاف نہ غیر احمدیوں کو نہ ہندوؤں اور سکھوں کو کوئی شکایت ہوئی ہے۔ اور نہ حکام کو وہ اپنے کام نہایت دیانت داری سے بجا لاتے ہیں۔ مگر آج یہ چند خود غرض ان کے خلاف شور پیدا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔

خاکسار۔ عبدالکریم احمدی سیکرٹری اصلاح مابین غیر مبایعین جماعت احمدیہ پشاور

خریداران الفضل جن کی خدمت میں وی، پی ارسال ہوں گے

ذیل میں ان اصحاب کی فہرست درج کی جاتی ہے جنکا چندہ ۱۲ نومبر ۱۹۴۰ء سے ۲۰ دسمبر ۱۹۴۰ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو ماہوار چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام محض اطلاع کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں۔ تا وہ حسب دستور چندہ ارسال فرمائیں۔ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ از راہ کرم ۵ دسمبر ۱۹۴۰ء سے قبل اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ یا اس تاریخ سے قبل وی، پی روکنے کے متعلق اطلاع بھجوا دیں۔ جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کریں گے ان کے متعلق یہی سمجھا جائے گا۔ کہ وہ وی، پی وصول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پھر اگر ان کی خدمت میں وی۔ پی پہونچے۔ تو ان کا فرض ہوگا کہ وصول فرمالیں۔

بعض دوست نہ رقم ارسال فرماتے ہیں۔ اور نہ وی، پی روکنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن جب وی، پی جائے تو واپس کر دیتے ہیں اور ساتھ ہی گلہ بھی کرتے ہیں۔ کہ پرچہ کیوں بند کیا گیا۔ انہیں معلوم ہونا چاہئیے کہ اگر وہ تعاون نہ فرمائیں گے۔ تو دفتر کے روزمرہ کے اخراجات کہاں سے پورے ہوں گے۔ علی الخصوص اس زمانہ میں جبکہ کاغذ کی گرانی سے اخبار کی مشکلات سہ چند ہو گئی ہیں۔ (خاکسار مینجر الفضل)

۶۱ - چوہدری غلام احمد صاحب
۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
۱۹۶ - ڈاکٹر محمد صدیق صاحب
۲۶۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۲۶۴ - بابو عبدالغفور صاحب
۲۷۷ - جناب محمد امیر صاحب
۶۲۰ - غلام محی الدین خانصاحب
۱۲۲۶ - ایم محمد رفیع صاحب
۱۴۱۵ - بابو حیات محمد صاحب
۱۶۱۹ مولوی محمد الیاس الدین صاحب
۱۸۱۷ - بابو اللہ بخش صاحب
۱۸۳۸ - منشی بلند خانصاحب
۲۰۸۵ - صاحبزادہ عبداللطیف صاحب
۲۲۷۶ - عبدالرشید صاحب
۲۴۰۸ - عنایت حسین خانصاحب
۲۴۸۸ - چوہدری مفضل احمد صاحب
۳۰۴۳ - منشی عبدالعزیز صاحب
۳۰۴۶ - سید احمد صاحب وکیل
۳۵۹۶ - منظور الدین صاحب
۳۶۷۲ - ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب
۳۸۹۰ - ڈاکٹر سراج الدین صاحب
۴۰۰۸ - ماسٹر فتیح محمد صاحب
۴۱۱۶ - شیخ فضل الرحمن صاحب
۴۱۷۴ - محمد اقبال حسین صاحب
۴۱۴۶ - جناب محمد حسین صاحب
۴۲۶۹ - غلام رسول صاحب
۴۷۰۶ - چوہدری محمد حسین صاحب
۴۸۳۵ - چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۴۹۵۶ - منشی اللہ دتہ صاحب
۵۶۹۴ - مولوی نور محمد صاحب
۶۲۴۴ - عبدالغفور صاحب
۶۳۳۱ - بابو محمد عالم صاحب
۶۴۸۳ - سیٹھ محمد صدیق صاحب
۶۶۷۹ - چوہدری محمد حسین صاحب
۶۷۰۰ - شمس الدین صاحب
۷۱۳۱ - امام الدین صاحب
۷۱۶۰ - ایم صاحب خانصاحب
۷۱۸۳ - کریم بخش صاحب
۷۲۱۴ - عبدالسمیع صاحب
۷۵۲۷ - چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۶۵۵ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۷۸۴ - پیر عبدالعلی صاحب
۷۹۵۲ - احمد حسین سعید صاحب
۸۰۴۹ - محمد ابراہیم صاحب
۸۰۷۵ - رشید احمد صاحب
۸۱۵۰ - منشی غلام محمد صاحب
۸۱۷۵ - ڈاکٹر کریم الدین صاحب
۸۲۳۸ - محمد شفیع صاحب
۸۴۴۹ - مینجر احمدیہ فرنیچر سٹور
۸۵۴۹ - سید وزارت حسین صاحب
۸۵۶۷ - سردار امیر محمد صاحب
۸۷۳۰ - بابو محمد منیر صاحب
۸۸۸۶ - فقیر محمد صاحب
۹۰۷۷ - سید حسام الدین صاحب
۹۱۰۴ - عنایت اللہ صاحب
۹۱۷۰ - خادم علی صاحب
۹۲۲۶ - حاجی محمد صاحب
۹۲۴۷ - بابو عطاء اللہ صاحب
۹۲۷۸ - غلام رسول صاحب
۹۲۸۶ - مرزا محمد حسین صاحب
۹۳۵۱ - شکر الٰہی صاحب
۹۴۴۳ - محمد صاحب حکیم
۹۶۴۶ - سردار محمد نواز صاحب
۹۶۸۷ - محمد حسن صاحب
۹۷۰۵ - خان ظفر الحق خانصاحب
۹۷۶۴ - رکن الدین صاحب
۹۸۴۹ - ڈاکٹر نور احمد صاحب
۹۸۶۷ - سید عنایت حسین شاہ صاحب
۹۹۵۴ - منشی برکت علی صاحب
۹۹۹۶ - چوہدری اعظم علی صاحب
۱۰۰۰۵ - چوہدری شیر محمد صاحب
۱۰۰۳۷ - چوہدری محمد شریف صاحب
۱۰۰۹۷ - پیر محمد زمان شاہ صاحب
۱۰۱۷۷ - امیر جماعت احمدیہ
۱۰۱۷۸ - ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۰۱۹۰ - نذیر احمد صاحب
۱۰۲۸۱ - منور احمد صاحب
۱۰۲۱۱ - شیخ نواب الدین صاحب
۱۰۳۲۵ - ڈاکٹر لال دین صاحب
۱۰۳۳۲ - ایم۔ ایل مارکیر صاحب
۱۰۳۴۰ - چوہدری غلام حیدر صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۰۳۵۱ صوفی ایم بشیر احمد صاحب
۱۰۳۷۰- مولوی صالح محمد صاحب
۱۰۳۷۶- ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب
۱۰۴۶۰- غلام جیلانی خانصاحب
۱۰۵۹۰ اسٹیجھ محمد غوث صاحب
۱۰۶۰۰- میر مرید احمد خانصاحب
۱۰۶۳۲- راجہ محمد افضل خان صاحب
۱۰۷۹۶- میاں غلام رسول صاحب
۱۰۸۰۴- ہیڈ مسٹرس صاحبہ

۱۰۸۷۵- محمد شریف صاحب چغتائی
۱۰۸۸۵- جناب ظفر اللہ خان صاحب
۱۰۹۲۰- میر حمید اللہ صاحب
۱۱۰۳۱- ڈاکٹر ایس اے صوفی
۱۱۰۵۵- چوہدری غلام محمد صاحب
۱۱۲۵۳- " محمد فضل صاحب
۱۱۲۸۴- دین محمد صاحب
۱۱۲۸۵- عبد الحلیم صاحب
۱۱۳۹۰- محمد رفیع خان صاحب

۱۱۵۹۹- لفٹننٹ نذیر احمد صاحب
۱۱۶۱۹- منشی فیروز الدین صاحب
۱۱۷۸۰- ابو البشیر رحمت اللہ صاحب
۱۱۸۵۲- ڈاکٹر محمود صاحب
۱۱۸۶۷- میاں محمد یوسف صاحب
۱۱۸۶۸- میر امان اللہ صاحب
۱۲۰۷۲- اے- ایس راٹھر اینڈ کو

جدید تحقیقات

بارہ ۱۲ ہفتہ میں انگریزی

فینکس فاؤنڈیشن کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ اور وہ مکمل طریقہ تعلیم جس سے ہر اردو پڑھا لکھا آدمی بارہ ۱۲ ہفتہ میں انگریزی سیکھ سکتا ہے آسان اردو میں شائع ہوگئی ہے جو دفتر صاحب رجسٹرار فینکس فاؤنڈیشن سے مفت مل سکتی ہے۔

مفت منگانے والے اصحاب ذیل کے پتہ پر لکھیں

دفتر صاحب رجسٹرار بہادر فینکس فاؤنڈیشن دہلی نمبر ۹

آنکھوں کا محافظ

ہربورول

ہمالیہ کی بوٹیوں کی اکسیر

ہربورول ۱ برائے موتیا بند پڑوال- جالا چھڑہ دھند غبار ہربورول ۲ برائے گکرے اندھراتا ضعف چشم آشوب چشم ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں- ایسی نایاب دوائی دنیا میں کہیں نہ ملیگی قیمت ۲ دو روپے ۲ ایکروپیہ آٹھ آنہ جملہ دوا فروشوں سے طلب کیجئے ہربولین فارمیسی مری ہرگوبند پور (پنجاب انڈیا)

اگر آپ پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں تو

سٹریٹ ڈیلیوری سروس لاہور کی سرپرستی کیجئے

پریشانی کی کوئی ضرورت نہیں صرف دو آنہ میں آپ کا پارسل آپ کے دروازہ پر پہنچ جائیگا- چنگی خانوں یا کسی اور دفتر کی کھڑکیوں کے سامنے انتظار کرنے کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں رہتی

۴۸۱۷ کو فون کریں
نارتھ ویسٹرن ریلوے

لاہور میں سٹریٹ ڈیلیوری سروس یہ تمام خدمت صرف دو ۲ آنے کے بدلہ میں بجالاتی ہے

سیلان کی خطرناک بیماری کو دور کرنے کے لئے ہمارا مجرب اور خوش ذائقہ سفوف مستورات کو استعمال کرائیں- قیمت تین ہفتے کی دوائی کے لئے دو روپے ۱۰ محصولڈاک

منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

وصیتیں

نوٹ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے سیکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۴۸۹۲ منکہ مولا بخش ولد محمدی عرف لنگا قوم جدراں عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن بنگہ ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ موجودہ وقت میں میری غیر منقولہ جائداد دو عدد مکانات ہیں جن کی قیمت موجودہ وقت میں مبلغ ۷۰۰/- روپیہ ہے- جس کا میں واحد مالک ہوں- کام میں خود کوئی نہیں کرتا- میرا گزارہ خوراک وغیرہ کا دونوں لڑکوں عطاء محمد وعبد الرحمٰن کے ذمہ ہے- اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں لہذا میں اپنی جائداد کے روپیہ سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں نیز کوئی اور جائداد بوقت وفات ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی- اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا- العبد نشان انگوٹھا مولا بخش گواہ شد عطاء محمد پسر موصی بنگہ گواہ شد ایم رحمت اللہ باغانوالہ بنگہ

نمبر ۵۵۳۳ منکہ خان زادی زوجہ اللہ بخش خان احمدی قوم بلوچ بزدار پیشہ زراعت عمر قریباً ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن بستی بزدار ڈاکخانہ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳-۱۲-۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں- میری غیر منقولہ جائداد اسوقت کوئی نہیں منقولہ حسب ذیل ہے- ایک گائے مع بچھڑا قیمتی ۴۰/- ایک گائے گابھن قیمتی ۳۰/- ایک بچھڑا نر قیمتی ۵/- ایک بچھڑی مادہ قیمتی ۵/- پارچات ۲۰/- کل ۱۰۰/- اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں جو عنقریب مویشی فروخت کر کے اپنی زندگی میں ادا کروں گی اس کے علاوہ اگر میری وفات پر کوئی جائداد ثابت ہو- تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی- العبدہ خانزادی نشان انگوٹھا گواہ شد علی محمد احمدی پسر موصیہ گواہ شد قادر بخش احمدی مدرس پسر موصیہ

نمبر ۵۶۷۹ منکہ سردار بیگم زوجہ غلام حسن خان صاحب قوم قیصرانی عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان حال ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ ستمبر ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے کل زیورات طلائی وزن اندازاً ۱۱ تولہ جس کی قیمت اندازاً ۳۸۵/- روپے ہوتی ہے- علاوہ ازیں تیس تولہ چاندی کا زیور بھی ہے- جس کی قیمت اندازاً پندرہ روپے ہوتی ہے- کل قیمت زیورات مبلغ چار سو روپے ہوئی- حق مہر زیورات کی صورت میں میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہوا ہے- میری اور کوئی جائداد نہیں ہے- میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں- اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں- کہ میری اس جائداد کے علاوہ اور کوئی جائداد بوقت وفات ثابت ہو- تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا- العبدہ سردار بیگم گواہ شد غلام حسن خان خاوند موصیہ سارٹر میل سروس ملتان گواہ شد محمد حیات خان آنریری انسپکٹر بیت المال حال ملتان

نمبر ۵۶۱۵ منکہ غلام محمد ولد چھنڈا قوم ترکھان پیشہ مزدوری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن شیخپور ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۳۱۹ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں- میری اسوقت جائداد حسب ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں- میرا ایک مکان خام تعدادی دس مرلہ جگہ ہے جس میں مکان تعمیر ہے- جس کی قیمت تعدادی مبلغ تین صد روپیہ ہے تین صد روپیہ نقد جو اسوقت میرے پاس موجود ہے- جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں فی الحال میرا گزارہ مزدوری پر ہے- جس قدر ماہوار مزدوری کا روپیہ کماؤں گا- اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا- میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو- اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی- لہذا وصیت ہوش قائمی لکھ دیتا ہوں- کہ سندر ہے نقشہ مکان واقعہ آبادی شیخپور جس کی وصیت کرتا ہوں حسب ذیل ہے-

شمال اراضی غلام قادر حبط وڑائچ

غرب گلی

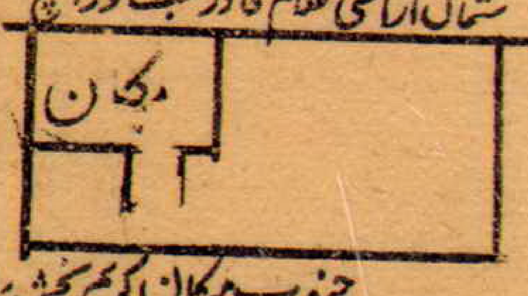

شرق اراضی مرزا رحمت خان نمبردار

جنوب مکان کریم بخش برادر حقیقی

العبد غلام محمد موصی گواہ شد نور حسن شاہ سکرٹری بقلم خود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۶ نومبر۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے دشمن کے علاقہ میں مختلف مقامات پر چھاپے مارے۔ کل رات جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر کوئی بڑا حملہ نہیں کیا۔ بعض مقامات پر صرف چند بم گرائے۔ جن سے معمولی نقصان ہوا تھوڑے سے آدمی مارے گئے۔

ایتھنز ۲۶ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ایک ہفتہ سے یونانی فوجیں تمام محاذ پر بڑھتی جا رہی ہیں۔ اب انہوں نے چند نئے مورچوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ ان کے نام اس لئے نہیں بتائے گئے۔ تا دشمن یہ اندازہ نہ لگا سکے۔ کہ یونانی فوجیں کہاں تک پہنچ چکی ہیں

ایتھنز ۲۶ نومبر۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دشمن کے ہوائی جہازوں نے چند دیہاتوں پر بم گرائے۔ جن سے جانی اور مالی نقصان ہوا۔ انگریزی جہازوں نے دشمن کی موٹر لاریوں اور خچروں کے دستوں پر بم برسائے۔ جن سے افراتفری پڑ گئی۔ کئی لاریاں الٹ گئیں۔ کئی کو آگ لگ گئی۔

ایتھنز ۲۶ نومبر۔ اب تک اٹلی کے چار ڈویژن تباہ کئے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۲۶ نومبر۔ کل رات ڈوور کے مقام پر گڑبڑ ہوئی دور مار توپوں نے تین گھنٹے گولہ باری کی۔ آج بھی گولہ باری کی گئی ہے۔

لنڈن ۲۶ نومبر۔ جاپان کی خبر رساں ایجنسی نے خبر دی ہے۔ کہ تھائی لینڈ اور فرانسیسی ہند چینی کی فوجوں میں جھڑپ ہو گئی ہے۔ تھائی لینڈ کی فوجوں نے سرحد عبور کر کے حملہ کر دیا۔ مگر انہیں پیچھے دھکیل دیا گیا ہے۔

بمبئی ۲۶ نومبر۔ مہاراجہ صاحب کولہاپور آج بمبئی میں چل بسے۔ کل انہیں یہاں لایا گیا تھا۔ آج ان کا اپریشن ہوا۔ اور وہ حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ ان کی عمر ۴۵ سال تھی۔ اور ۲۲ء میں گدی پہ بیٹھے تھے

لکھنؤ ۲۶ نومبر۔ یوپی کے سابق وزیر انصاف آج ڈیفنس ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے۔

واردہا ۲۶ نومبر گاندھی جی کے خون کا دباؤ کل سے بڑھ گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے انہیں چند روز آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے

لنڈن ۲۵ نومبر۔ فرانسیسی ہند چینی کی حکومت کا ایک اعلان مظہر ہے کہ کمیونسٹوں کی ترغیب پر دیسی باشندوں نے بغاوت کر دی ہے۔ سرکاری افسروں پر حملے کئے اور سرکاری عمارتوں کو آگ لگا دی۔ لیکن حکام نے فوج کی مدد سے بہت جلد صورت حالات پر قابو پا لیا۔

کلکتہ ۲۵ نومبر۔ بنگال گورنمنٹ نے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت حکم دیا ہے کہ کوئی اخبار کسی سیاسی اسیر یا نظر بند کی بھوک ہڑتال کی خبر یا اس کے سلسلہ میں کسی جلسہ جلوس کی رپورٹ یا تقریر شائع نہ کرے۔

لاہور ۲۵ نومبر۔ پنجاب کانگرس کی طرف سے ستیہ آگرہ کا آغاز کل میاں افتخار الدین صاحب نے کرنا تھا۔ مگر مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کی طرف سے ٹیلیفون پر ہدایات موصول ہونے پر اسے چند روز کے لئے ملتوی کر دیا ہے

کلکتہ ۲۵ نومبر۔ بھوال جاگیر کی ملکیت کے متعلق عرصہ چودہ سال سے جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کا فیصلہ آج بنگال ہائیکورٹ نے سنا دیا۔ اور سنیاسی کو دس لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی کے تیسرے حصہ کا حقدار قرار دیا۔

لنڈن ۲۵ نومبر کل برطانوی طیاروں نے مارسیلز پر بمباری کی تھی۔ وشی گورنمنٹ نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ اور برطانی حکومت سے نقصانات کی تلافی کا مطالبہ کیا ہے۔ حملہ سے چار عورتیں ہلاک اور پانچ زخمی ہوئیں۔

پشاور ۲۵ نومبر۔ ہوائی حملوں سے حفاظت کی تدابیر کے سوال پر تبادلہ خیالات کے لئے آج گورنر صاحب صوبہ سرحد صدر پراونشل کانگرس کمیٹی کے مکان پر گئے۔ تاریخ سرحد میں یہ پہلا موقع ہے کہ صوبہ کا گورنر صدر کانگرس کے مکان پر گیا

لنڈن ۲۶ نومبر۔ برطانیہ کے وزیر خزانہ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ جنگ کے بھاری اخراجات اور ہماری محدود آمدنی میں بہت فرق ہے جسے زائد ٹیکسوں سے بھی پورا نہیں کیا جا سکتا ہر شخص کو پائی پائی کی بچت کا خیال رکھنا چاہیئے تا یہ کمی پوری ہو سکے

برلن ۲۶ نومبر۔ پہلے تو جرمنی کی طرف سے کہا جاتا تھا۔ کہ ترکی کو زبردستی محوری بلاک میں شامل کر لیا جائے گا۔ مگر اب کہا جا رہا ہے کہ پچھلے دنوں جرمنی اور ترکی میں جو کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ وہ کم ہو گئی ہے۔ دو روز ہوئے برلن ریڈیو سے کہا گیا تھا۔ کہ بلغاریہ کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ یہاں آ رہے ہیں۔ مگر ابھی تک کوئی نہیں آیا۔ بلغاریہ کے شاہ بورس نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ یونان پر حملہ میں کوئی حصہ نہیں لیں گے۔ اب برلن ریڈیو نے بیان کیا ہے۔ کہ جرمنی اور اٹلی نے فی الحال نئے ساتھی بنانے چھوڑ دیئے ہیں۔

قاہرہ ۲۶ نومبر۔ مصر کے نئے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ مصری پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے شاہ فاروق نے مصر کی پالیسی کے متعلق جو تقریر کی تھی۔ حکومت اس پر سختی سے قائم ہے اور رہے گی۔

لنڈن ۲۶ نومبر ہفتہ مختتمہ ۱۷ ر نومبر میں برطانیہ کے کل چودہ جہازوں کا نقصان ہوا۔ جن کا وزن ۴۵ ہزار ٹن سے کچھ اوپر تھا۔ اس کے دوستوں کے دو جہاز وزنی آٹھ ہزار ٹن ضائع ہوئے

لاہور ۲۶ نومبر۔ کانگرس کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچ گئے۔ آپ کل دہلی روانہ ہو جائیں گے

انقرہ ۲۶ نومبر۔ حکومت ترکی جو دفاعی استحکامات کر رہی ہے ان کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ صرف استنبول کے علاقہ میں ایک لاکھ پناہ گاہیں تیار کی گئی ہیں۔

دہلی ۲۶ نومبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں ڈائرکٹر جنرل سپلائی نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ایمونیشن سپلائی کے شعبہ میں گیارہ یورپین اور دس ہندوستانی افسر ہیں۔ سٹورز ڈیپارٹمنٹ میں گیارہ یورپین اور ۸۷ ہندوستانی ہیں۔ اس وقت کسی محکمہ کا جان بوجھ کر سمندر پار سے کوئی چیز منگوانا سلطنت سے غداری کے مترادف ہے۔ مختلف اشیاء کا آرڈر دیتے وقت کسی خاص قوم کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ کہ ہندوستان کے فوجی سکولوں کو گولہ بارود اور اسلحہ حکومت کی طرف سے مفت مہیا کی جائیں۔ اس کے جواب میں کہا گیا۔ کہ جو سکول مقررہ شرائط کے ماتحت درخواست کریں گے ان کے متعلق ہمدردانہ غور کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۶ نومبر۔ یونان کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یونانی فوجیں کوآٹزا کے جنوب میں ایک اور شہر پر قبضہ کر کے مغرب کی طرف تیس میل بڑھ گئی ہیں۔ رستہ میں کسی جگہ دشمن سے مڈبھیڑ نہیں ہوئی۔ یونانی ہوائی جہازوں نے البانیہ کی بہت سی بندرگاہوں کو بمباری سے تباہ کر دیا ہے

لنڈن ۲۵ نومبر۔ یونان کی جنگ میں اٹلی کی جو درگت ہو رہی ہے۔ اس سے ہٹلر بھی بہت مایوس ہو رہا ہے اس کا خیال تھا۔ کہ یونان کی شکست کے بعد وہ آبنائے کے رستہ وسطی مشرق کے تیل کے چشموں تک پہنچ سکے گا۔ لیکن اب یہ ممکن نظر نہیں آتا۔ اب اتحادی بلقان کے ٹھکانوں سے اس پر حملے کر سکیں گے۔ اور اسے دو محاذوں پر جنگ لڑنی پڑے گی۔

کراچی ۲۶ نومبر معلوم ہوا ہے کہ دسمبر کے دوسرے ہفتہ لاڑکانہ سندھ میں مسلم لیگ کانفرنس منعقد ہوگی جس کی صدارت سر سکندر حیات خان کریں گے مسٹر جناح بھی شریک ہونگے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah